Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 31

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

27 رجب 1429 ہجری 31 وفاء 1387 ہش 31 جولائی 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللّٰھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

آج جو اس جلسہ میں شامل ہیں اور مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے جلسہ سن رہے ہیں ان سب کو عہد کرنا ہوگا کہ تقویٰ پر چلیں گے اور پیار اور محبت کی فضا قائم کریں گے۔ بدظنیوں سے بچ کر اُس وحدت کو قائم کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تب ہی ہم اس انعام سے فیض یاب ہو سکیں گے جو اللہ نے خلافت کی صورت میں ہم پر نازل فرمایا ہے

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع جلسہ سالانہ یو کے 25 جولائی 2008ء بمقام حدیقۃ المہدی

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی: وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَمِیْثَاقَہُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِہٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ (سورۃ المائدہ:8)

یعنی اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے عہد کو جسے اس نے تمہارے ساتھ مضبوطی سے باندھا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو اللہ یقیناً سینوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ (سورہ نور:53) یعنی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پھر فرمایا: یہ آیات جو اس وقت تلاوت کی گئی ہیں اور ان کا ترجمہ پیش کیا گیا ہے ان میں سے ایک سورہ مائدہ کی ہے اور دوسری سورہ نور کی ہے ان دونوں آیات میں اطاعت اور تقویٰ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تقویٰ کا مضمون ایک ایسا مضمون ہے جس کا قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر ذکر آتا ہے اور یہی ایک مومن کی نشانی ہے اور یہی چیز ہے جس کی روح جماعت میں پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا اہتمام فرمایا۔ جلسہ کے نیک نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے افراد جماعت سے جو آپ نے توقعات وابستہ کی تھیں اس پر ہر احمدی کو غور کرتے ہوئے، اس کی باریکیوں کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے عمل پیرا ہونا چاہئے تب ہی ہم اس معیار کو حاصل کر سکیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلیں کہ اس کے ذریعہ دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا کا خوف، زہد اور تقویٰ، پرہیزگاری، نرم دلی اور باہمی محبت پیدا ہو جائے اور ایک دوسرے کے لئے نمونہ ہوں۔ دین اور دنیا کی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔ تو یہ معیار ہے جس کے لئے آپ نے جلسوں کا اہتمام کیا کہ آخرت کی طرف بکلی توجہ ہو جائے۔ جس کی زندگی ان معیاروں کے مطابق ہوگی وہی تقویٰ میں بڑھنے والا ہے۔ وہی ہے جو ہر قسم کے گناہوں سے بچنے والا ہے اور جو تقویٰ میں ترقی کرے گا وہی عبادت کا حق ادا کرے گا اور ایک دوسرے سے پیار کا سلوک کرنے والا ہوگا، ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے والا ہوگا۔ مؤاخات میں دوسروں کے لئے نمونہ بننے والا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر تم میری جماعت میں شامل ہوئے ہو تو تب ہی تم ان انعامات کے حقدار ٹھہرو گے جو جماعت کی ترقی سے وابستہ ہیں۔ جب تمام برائیوں کو چھوڑ دو گے اور ان راستوں پر چلو گے جو خدا کی طرف لے جانے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد جس دائمی خلافت کی بشارت دی ہے اس نظام خلافت سے پیار اور محبت اور اطاعت ہی ہے جو ہمیں اللہ کی خوشنودی عطا کرنے والی ہے۔ سورہ آل عمران کی آیت نمبر 103 اور 104 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْہَا۔ (آل عمران:4-103)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔ اور اللہ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔

ان آیات میں پہلے اللہ نے تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا تقویٰ ایسا ہو جو اس کا حق ہے اور یہ حق عارضی طور پر قائم کر کے تم اللہ کے انعامات کے مستحق نہیں بن سکتے بلکہ اگر ایک دفعہ عہد کیا ہے کہ اللہ کے تمام احکامات پر عمل کرونگا اور زمانے کے امام کی بیعت کر کے یہ عہد کیا ہے تو مرتے دم تک اس عہد کو پورا کرنا ہوگا اور یہی حقیقی تقویٰ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی اس قدر تعلیم اس لئے دی ہے کہ پہلے نبیوں کی امتیں اس تقویٰ کی کمی کے باعث ہلاک ہوئیں اور چونکہ اسلام آخری شرعی دین ہے اور قیامت تک کوئی نئی تعلیم اور شریعت نہیں آنی اس لئے اللہ نے بھرپور رنگ میں اس مضمون کو بیان فرما کر اس پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور اس پر عمل کروانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر صدی میں اپنے مجدد بھیجے اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا تاکہ وہ ان راہوں پر چلائے جو تقویٰ کی راہیں ہیں۔ پس آج ہر اس شخص کا فرض ہے جو خود کو زمانے کے امام سے منسوب کرتا ہے کہ تقویٰ پر چلے کیونکہ تقویٰ پر چل کر ہی ہم ان انعامات کو حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ نے ہمارے لئے مقدر کر رکھے ہیں اور ان میں سے سب سے بڑھ کر انعام خلافت کا انعام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری کرنے والے بنے رہو کبھی اس کی نافرمانی مت کرو ہمیشہ اس کے شکرگزار بندے بنے رہو اور اس کی ناشکری مت کرو اور ہمیشہ اس کی یاد کو دلوں میں رکھو اور اس کو کبھی نہ بھولو اور جو آیات بیان کی گئی ہیں اس کی دوسری آیت میں وہ طریق سکھایا گیا جس پر قائم رہ کر ہم وہ برکات حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا یعنی اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو یاد رکھو بہت سی بدیاں اس لئے پھیلتی ہیں کہ خدا کے احکامات کی پیروی نہیں کی جاتی اور بدعات شروع کر دی جاتی ہیں چنانچہ یہود کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَہُمْ کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ (سورۃ البقرہ: 66) یعنی اور یقیناً تم ان لوگوں کو جان چکے ہو جنہوں نے تم میں سے سبت کے بارہ میں زیادتی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔ پس جب اللہ کے احکام کی انہوں نے خلاف ورزی کی اور حدود کو پھلانگنا چاہا جو اللہ نے مقرر کی تھیں تو سزا کے طور پر ایسے ہو گئے کہ ان میں منافقت پیدا ہوگئی اور اللہ نے ذلیل بندر سے ان کی تشبیہ دی۔ اور آج بھی باوجود قرآن کریم کے اصلی حالت میں موجود ہونے کے جب خدا کی طرف سے آنے والے مامور کا انکار کیا گیا تو اس زمانے کے علماء کی مثال دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ امت جب گھبراہٹ

بقیہ: افتتاحی خطاب حضور انور صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

شرفاء حیدر آباد مغلوب ہوگئے!

(......قسط نمبر ۴......)

گزشتہ گفتگو میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ قرآن مجید غیر مسلموں کو تبلیغ کی مکمل اجازت دیتا ہے اور اس کو ایک حق کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے لہٰذا ملاؤں کو ہرگز یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جس کسی کو بھی وہ غیر مسلم سمجھیں اُسے تبلیغ سے روک دیں اور اس کی تبلیغ پر پابندی کے لئے حکومتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں۔

آج کی گفتگو میں ہم بتائیں گے کہ جب قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کو اپنا مذہب پھیلانے سے نہیں روکتے تو پھر یہ باتیں مسلمانوں میں کہاں سے پھیلیں ہم انصاف پسند مسلمانوں سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یہ عقیدہ صرف اور صرف اُن ملاؤں کا ہے جن کے دلوں میں اسلام کے نام پر اقتدار کی ہوس ہے اور جو یہ عقیدہ بنا بیٹھے ہیں کہ کسی بھی غیر مسلم کو اسلامی سٹیٹ میں تبلیغ کی اجازت نہیں ہے اور اس کے لئے انہوں نے بڑا دلچسپ مفروضہ بنایا ہے۔ گزشتہ دنوں راقم الحروف کو ایک سی ڈی دیکھنے کا موقع ملا جس میں غالباً Qtv کے ایک پروگرام میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا اسلام غیر مسلموں کو مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں اس پر ذاکر صاحب نے اُلٹا پروگرام پیش کرنے والے سے سوال کر دیا کہ آپ یہ بتائیے کہ کیا دو اور دو چار ہوتے ہیں یا دو اور دو چھ یا دو اور دو آٹھ ہوتے ہیں۔ ذاکر صاحب کو جواب ملا کہ نہیں دو اور دو تو چار ہوتے ہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ بالکل اسی طرح جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم برحق ہے اور صداقت پر مبنی ہے اور دوسرے اگر کوئی تعلیم پیش کریں گے تو وہ ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہوگی اور دو اور دو چھ یا آٹھ کی طرح ہوگی تو پھر یہ جانتے بوجھتے ہوئے ہم غیر مسلموں کو کس طرح مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ ذاکر صاحب کا یہ جواب کس قدر وزنی ہے اور کس قدر غیر مسلموں کیلئے باعث تسلی ہوسکتا ہے آپ اس تعلق میں غور کیجئے۔ لیکن اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ یہ جواب ذاکر صاحب کے دماغ کی پیداوار نہیں ہے۔ یہی جواب ہے جو ابوالاعلیٰ مودودی اور مسلم ریاست کی ہوس رکھنے والے دیگر سیاسی مولویوں نے بھی دیا ہے فرماتے ہیں۔

''اس مسئلہ کا فیصلہ تو بڑی حد تک قتل مُرتد کے قانون نے خود ہی کر دیا ہے کیونکہ جب ہم اپنے حدود اقتدار میں کسی ایسے شخص کو جو مسلمان ہو اسلام سے نکل کر کوئی دوسرا مذہب ومسلک قبول کرنے کا حق نہیں دیتے تو لامحالہ اس کے معنی یہی ہیں کہ ہم حدود دارالاسلام میں اسلام کے بالمقابل کسی دوسری دعوت کو اُٹھنے اور پھیلنے کو بھی برداشت نہیں کر سکتے''۔ (مرتد کی سزا اسلامی قانون میں ص ۳۲)

پھر لکھتے ہیں:

''اب ظاہر ہے کہ جب اسلام کا اصل موقف یہ ہے تو اس کیلئے اس بات کو پسند کرنا تو درکنار گوارا کرنا بھی سخت مشکل ہے کہ بنی آدم کے اندر وہ دعوتیں پھیلیں جو انہیں ابدی تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں وہ داعیان باطل کو اس بات کا کھلا لائسنس نہیں دے سکتا کہ وہ جس آگ کی طرف خود جارہے ہیں اس کی طرف دوسروں کو بھی کھینچیں'' (مرتد کی سزا صفحہ ۳۵)

سبحان اللہ! یہ ہے مودودی صاحب کے علم کا معیار جس کے نتیجہ میں وہ معاشرے میں بے چینی اور افراتفری پھیلانا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے عقائد سے ہی آج عالم اسلام سخت انتشار کا شکار ہے۔ مودودی صاحب سے کوئی پوچھے کہ جن مخالفین اسلام کے متعلق وہ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان اپنے عقائد کے ذریعہ انسانوں کو آگ کی طرف کھینچ رہے ہیں تو بالکل اسی طرح کیا غیر مسلم نہیں کہہ رہے کہ مسلمان اپنے عقائد کے ذریعہ انسانوں کو غلط راستہ کی طرف لے جارہے ہیں؟ اور پھر ان عقائد پر تو اکثریت میں ہی رہ کر عمل کیا جاسکتا ہے اور جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں اور بے طاقت ہوں وہاں وہ بھلا کیا کریں؟ اس تعلق میں بھی امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی صاحب اور ان کے ہم خیال دیگر علماء نے مسلم اُمہ کی راہنمائی کی ہے۔ اس کیلئے ہم اپنے محترم قارئین کو آج سے پچپن سال پہلے ان دنوں کی طرف لے چلتے ہیں جبکہ 1953ء میں ابھی پاکستان نیا نیا معرض وجود میں آیا تھا کہ وہاں سیاسی ملاؤں نے احمدیت کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا بالخصوص دیوبندی احراری اور جماعت اسلامی کے مولویوں نے حکومت سے احتجاج کیا کہ احمدیوں کی تبلیغ کو بند کیا جائے اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور حکومت کو مجبور کرنے کیلئے انہوں نے اس وقت پرتشدد احتجاج کئے، احمدیوں کو مارا پیٹا شہید کیا ان کے مکانات اور دکانات کو جلایا اور لوٹا اور ہر طرح کا غنڈہ گردی کا ننگا ناچ کیا اس پر حکومت نے ایک عدالتی کمیشن مقرر کر کے احمدیوں اور غیر احمدیوں سے ان کے موقف کے متعلق پوچھا۔ اس موقع پر مودودی صاحب سے پوچھا گیا کہ

''اگر ہندوستانی مملکت مذہبی بنیاد پر قائم کر دی جائے اور وہ اپنے مسلم باشندوں کو تبلیغ مذہب کے حق سے محروم کر دے تو کیا ہوگا......؟

مودودی صاحب نے جو جواب دیا تھا ملاحظہ فرمائیں۔

''اگر ہندوستان کوئی ایسا قانون وضع کرے گا تو چونکہ میں تحریک توسیع پر ایمان رکھتا ہوں اس لئے ہندوستان پر حملہ کر کے اس کو فتح کر دوں گا۔ اس پر عدالت نے یہ ریمارک لکھا کہ:۔

''گویا مذہبی وجوہ کی بناء پر امتیازی سلوک کی باہم مساوات کا یہ جواب ہے''

پھر پاکستان کے فاضل ججوں نے اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی کہ۔

''ہمارے سامنے جس نظریے کی حمایت کی گئی ہے اس کو اگر ہندوستان کے مسلمان اختیار کریں تو وہ مملکت کے سرکاری عہدوں سے کاملاً محروم ہو جائیں گے اور صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی ان کا یہی حشر ہوگا۔ جہاں غیر مسلم حکومتیں قائم ہیں مسلمان ہر جگہ دائمی طور پر مشتبہ ہو جائیں گے اور فوج میں بھرتی نہ کئے جائیں گے کیونکہ اس نظریہ کے مطابق مسلم ملک اور غیر مسلم ملک کے درمیان جنگ ہونے کی صورت میں غیر مسلم ملک کے مسلم سپاہیوں کے لئے کوئی چارہ نہیں کہ باقی مسلم ممالک کا ساتھ دیں یا اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۴۶۔۲۴۷)

اُس تحقیقاتی عدالت میں ایک اور مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صدر جمیعۃ العلماء پاکستان کا جواب بھی ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا نے کہا کہ ''ہندوؤں کو جو ہندوستان میں اکثریت میں ہیں ہندو دھرم کے ماتحت مملکت قائم کرنے کا حق ہے اور اگر اس نظامِ حکومت میں منوشاستر کے ماتحت مسلمانوں سے ملیچھوں یا شودروں کا سا سلوک کریں تو اُن پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہوگا''۔

مولانا مودودی صاحب نے اس موقع پر کہا: ''یقیناً مجھے بھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دئے جائیں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۴۵)

میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی نے تو یہاں تک کہا کہ ''اگر کوئی غیر مسلم حکومت اپنے ملک کی سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو آسامیاں پیش بھی کرے تو ان کا فرض ہوگا کہ ان کو قبول کرنے سے انکار کردیں۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۴۶)

لیجئے بات صرف تبلیغ تک محدود نہیں رہی پاکستان کے سیاسی ملا ہندوستان کے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان میں صبر کریں اگر کبھی یہاں کی حکومت ان سے ملیچھوں کا سا سلوک کرے تو یہ برداشت کرلیں حکومت کی ملازمتوں میں حصہ نہ لیں ہندوستانی فوج میں نوکریاں نہ کریں تاوقتیکہ پاکستان کے جری اور بہادر مجاہد ملاں ہندوستانی حکومت سے لڑائی کر کے اس کو فتح کرلیں اور وہاں ان کا خود ساختہ اسلام نافذ کر کے پھر ہندوستان کے ہندوؤں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو زبردستی تبلیغ کر کے زبردستی مسلمان بنالیں۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کو ان کے حقوق دلائیں۔ ہائے افسوس عقل ودانش کے فقدان پر!

آج کل کے ہندوستان کے سیاسی ملاں جن میں حیدرآباد کے ملاں بھی شامل ہیں پاکستانی ملاؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہندوستان کی حکومت سے التجا کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں احمدیوں کی تبلیغ پر پابندی لگادی جائے اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ہم ان سیاسی ملاؤں سے کہتے ہیں کہ جب تک ہندوستان کا موجودہ آئین نافذ العمل ہے وہ کبھی بھی احمدیوں کو ان کے تبلیغ کے حق سے محروم نہیں کر سکتے کیونکہ آئین ہند ہر ہندوستانی کو حق دیتا ہے کہ:۔

'ہر ہندوستانی شہری کو مکمل مذہبی آزادی ہے سبھی شہریوں کو بلا روک ٹوک نہ صرف تبلیغ کی مکمل آزادی ہے بلکہ اپنے مذہب کی ترقی کرنے کا بھی پورا حق ہے''۔ (دیکھئے آئین ہند باب نمبر ۳ آرٹیکل نمبر ۲۵ تا ۲۸)

ہندوستان کے دنیا پرست سیاسی ملاؤں سے ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ جب تک موجودہ آئین ہند موجود ہے ان کی یہ کوششیں بھارت جیسے سیکولر ملک میں تو کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ جب تک موجودہ آئین موجود ہے انہیں اپنے پاکستانی بزرگ ملاؤں کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ہندوستان میں ملازمتوں کے تعلق سے اور یہاں کی مساجد میں اماموں کے تعلق سے احتجاج نہیں کرنا چاہئے اگر یہاں پر مسلم نوجوانوں کو فوج میں ملازمت نہ بھی ملے تو اس وقت تک صبر کرنا چاہئے۔ جب تک کہ پاکستان کے سیاسی ملاں ہندوستان پر فوج کشی کر کے اس پر فتح حاصل کر نہ لیں۔ پس انتظار ہی اس کا ایک حل ہے۔ بلاوجہ سچر کمیٹی کی رپورٹ پر عمل کرنے اور بھارت میں مسلمانوں کو ملازمتوں اور دیگر حقوق میں مساوی سلوک کو لیکر آئے دن جو احتجاج ہوتے ہیں اور مسلم دانشور اخبارات میں مضامین لکھتے ہیں پاکستانی ملاؤں کی مانیں تو یہ سب باتیں فضول اور بے کار ہیں۔

آئندہ گفتگو میں انشاء اللہ ہم سیاسی مولویوں کے اس احتجاج پر کسی قدر روشنی ڈالیں گے کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور یہ کہ جب تک احمدی اپنے عقیدہ پر قائم ہیں ان کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

انشاء اللہ اُمّت محمدیہ بھی تمام کی تمام یا اکثریت اس مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ قرائن بتارہے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے۔

اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہوسکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی۔

(لفظ جبّار کے معانی کے لحاظ سے اصلاح نفس اور اصلاح اُمت کے لئے قرآن مجید اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 23رمئی 2008ء بمطابق 23ہجرت 1387ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے لفظ جبّار کے حوالے سے اس لفظ کی وضاحت خدا تعالیٰ کی ذات کے تعلق میں اور بندے کے تعلق میں کی تھی کہ جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہو، اللہ تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال ہو تو اس کا مطلب اصلاح کرنے والا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہ دعا بھی اِسی وجہ سے سکھائی ہے جو ہر مسلمان نماز پڑھتے ہوئے دو سجدوں کے درمیان پڑھتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے:۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ دو سجدوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے کہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَارْفَعْنِیْ کہ اے میرے رب مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ وَاجْبُرْنِیْ اور میرے بگڑے کام سنوار دے۔ اور مجھے رزق عطا فرما۔ اور میرے درجات بلند فرما۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الصلوٰۃ باب مایقول بین السجدتین حدیث نمبر 898)

یعنی وَاجْبُرْنِیْ کے حوالے سے میرے روحانی، جسمانی، مادی، جتنے بھی معاملات ہیں ان کی اصلاح فرما اور میرے سب کام اس حوالے سے سنوارتا چلا جا۔ یہ دعا یقیناً اس لئے آنحضرت ﷺ نے ہمیں سکھائی تاکہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی اصلاح کی بھیک خدا تعالیٰ سے مانگیں اور اُس حالت سے بچنے کی کوشش کریں جب یہ خدا کو بھولنے والے انسان کو اس لفظ کے ان معانی کا حامل بنا دیتا ہے جس کے نتیجے میں انسان حد سے زیادہ بڑھنے والا، سختی کرنے والا، باغی اور سرکش ہو جاتا ہے۔ اور خاص طور پر نبیوں کی مخالفت کرنے والے اس زمرہ میں شمار ہوتے ہیں۔

اس وقت مَیں اصلاح کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات اور اقتباسات پیش کروں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ "تُوْبُوْا وَاَصْلِحُوْا وَاِلَى اللّٰهِ تَوَجَّهُوْا"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اس کا ترجمہ فرمایا ہے "توبہ کرو اور فسق و فجور اور کفر اور معصیت سے باز آؤ اور اپنے حال کی اصلاح کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔

(تذکرہ صفحہ 63 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یہ الہام 1883ء کا ہے۔ یعنی جب آپؑ نے پہلی بیعت لی ہے اس سے تقریباً چھ سال پہلے کا۔ اس میں زمانے کی حالت کا نقشہ بیان ہوتا ہے کہ اپنی اصلاح کے لئے خدا کی طرف توجہ کرو۔ اُس زمانے میں بھی جو دین کے ہمدرد تھے وہ اس بات سے فکرمند تھے کہ اسلام کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ تو اس جری اللہ کے ذریعہ سے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجنا تھا یہ پیغام دیا کہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ چکی ہے۔ جس مصلح کی پیشگوئی تھی جس مسیح و مہدی کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ دعویٰ کرنے والا ہے اس کے آنے پر کفر نہ کرنا۔ آج بھی مسلمان فکر مندی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس طرف توجہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل ہو۔ آج مسلمانوں کی حالت اور زلزلوں اور آسمانی آفات پر صرف جو فکر ہے وہ کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، اگر عملی حالتیں نہ بدلیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ خبر بھی اللہ تعالیٰ نے دی تھی کہ "اَلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْم"۔ "جو لوگ توبہ کریں گے اور اپنی حالت کو درست کرلیں گے تب میں بھی ان کی طرف رجوع کروں گا اور میں توّاب اور رحیم ہوں۔

(تذکرہ صفحہ 150-151 ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ مخالفین احمدیت کے لئے بھی قابل غور ہے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے کوئی لڑ نہیں سکتا۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اور جماعت کی ترقی اب ان مخالفین کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور اب اس مخالفت سے باز آتے ہوئے اس مسیح و مہدی کے ہاتھ مضبوط کرنے کی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کے ہر فرد کو توفیق دے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحم کی چادر میں آتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امت محمدیہ کی حالت کی ایسی فکر تھی کہ ہر وقت اس راہ میں لگے ہوئے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے نام کی عزت و حرمت قائم کرنا آپؑ کی زندگی کا مقصد تھا اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک یہ دعا بھی الہاماً آپؑ کو سکھائی رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ؐ کہ اے میرے رب امت محمدیہ کی اصلاح کر۔

(تذکرہ صفحہ 37 ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

یقیناً اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ جو آپؑ سے کیا، یہ دعا جو آپؑ کو سکھائی وہ اس لئے سکھائی کہ اس کی قبولیت ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم مایوس نہیں کہ امت محمدیہ بھی تمام کی تمام یا اکثریت اس مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ قرائن بتارہے ہیں کہ اب وہ وقت قریب ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ہونے والا ہے۔ لیکن وہ علماء اور راہنما جو عوام الناس کی غلط راہنمائی کررہے ہیں اُن کو فکر کرنی چاہئے کہ اگر وہ لوگ اپنی اصلاح نہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آسکتے ہیں۔ ایک طرف تو خود کہتے ہیں کہ زمانہ مسیح کی آمد کا منتظر ہے بلکہ بے چین ہے۔ لیکن جس کا دعویٰ ہے اسے نہ صرف خود قبول نہیں کررہے بلکہ دوسروں کی غلط راہنمائی کررہے ہیں، ان کو بھی ورغلاتے اور ڈراتے ہیں۔

پاکستان کے ایک بہت بڑے عالم جو جماعت کی مخالفت میں بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد اُن کا نام ہے وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

"اصل اور محکم اساس گزشتہ چار سو سال کی تاریخ پر قائم ہے جو گواہی دیتی ہے کہ پچھلی چار صدیوں کے

دوران میں تجدید دین کا سارا کام برعظیم پاک و ہند میں ہوا اور اس عرصے میں تمام مجددین اعظم اس خطہ میں پیدا ہوئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مشیت ایزدی اور حکمت خداوندی کا کوئی طویل المیعاد منصوبہ اس خطہ کے ساتھ وابستہ ہے۔

(مضمون ''پاکستان کا مستقبل'' مطبوعہ نوائے وقت 16-07-1993)

انہوں نے بات کھل کر تو نہیں کی لیکن اس بیان سے صاف واضح ہے کہ ان کے نزدیک بھی خاتم الخلفاء اور مسیح موعود اس خطہ میں آنے کے آثار نظر آتے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت جب ایک دعویٰ کرنے والے نے دعویٰ کر دیا ہے۔ آسمانی اور زمینی نشانات اس کی تائید میں کھڑے ہیں تو پھر آنکھیں بند کر کے اس کی مخالفت پر کیوں تلے ہوئے ہیں۔ اصل میں دنیاداری نے ان لوگوں کی آنکھوں پر پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ اصل میں یہ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے پڑھ لکھ کر گنوایا ہے۔ بظاہر عالم ہیں لیکن خدائی اشاروں کو نہیں سمجھتے بلکہ دیکھنے کے باوجود انکار کرتے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے یہ لوگ پردے اٹھانا نہیں چاہتے۔ یہ لوگ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ (البقرۃ:19) کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بظاہر علم کی روشنی دی ہے لیکن اس علم نے ان کو روشنی کا مینار بنانے کی بجائے مسیح موعود کی مخالفت کی وجہ سے بدترین مخلوق بنا دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اس زمانے کے بعض علماء کے بارہ میں حدیث بھی ہے۔ پس اگر ان کے دل صاف ہیں، اگر واقعی امت مسلمہ کا درد رکھتے ہیں تو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے اپنی اصلاح اور راہنمائی کی دعا مانگیں۔ ورنہ یہ خود بھی یونہی بھٹکتے رہیں گے اور اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی بھٹکاتے رہیں گے اور کوئی مسیح ان کی مسیحائی کے لئے نہیں آئے گا۔ ان کو ان پریشانیوں سے نجات دلانے کے لئے نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ قوم کی بھی اصلاح کرے اور یہ سچے اور جھوٹے کا فرق پہچان سکیں۔

جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نظر آ رہی ہیں اور یہ خدا تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا اور آپ کو فتح و کامیابی کی خوشخبری دی تھی اور بے شمار دفعہ دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک خواب اور الہام کا ذکر کرتے ہوئے (یہ 1893ء کا ہے) فرماتے ہیں:۔

''میں نے خواب میں دیکھا کہ اول گویا کوئی شخص مجھ کو کہتا ہے کہ میرا نام فتح اور ظفر ہے اور پھر یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے أَصْلِحِ اللّٰہُ أَمْرِیْ کُلَّہٗ''۔ (ترجمہ از مرتب) یعنی خدا تعالیٰ میرے تمام کام درست کر دے۔ (تذکرہ صفحہ 202۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

کیا آپ کا یہ دعویٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فتح و ظفر کی نوید سنائی ہے اور آپ کی وفات کے 100 سال کے بعد تک بھی اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت کے ساتھ یہ سلوک کہ ترقی کی طرف جو منزلیں طے ہو رہی ہیں، اس بات کا کافی ثبوت نہیں ہے؟ کیا یہ کافی دلیل نہیں ہے؟ کہ آپ ہی اس زمانے میں خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ اللہ دنیا کی آنکھیں کھولے اور وہ کسی تباہی کی آواز دینے کی بجائے جلد قبول کرنے والوں میں شامل ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ أَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ إِخْوَتِیْ۔ آپ فرماتے ہیں کہ: یہ الہام کہ أَصْلِحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ إِخْوَتِیْ اس کے یہ معنے ہیں کہ اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر۔ یہ الہام درحقیقت تتمہ اُن الہامات کا معلوم ہوتا ہے جن میں خدا تعالیٰ نے اُس مخالفت کا انجام بتلایا ہے۔ وہ الہام ہے۔ خَرُّوْا عَلَی الْأَذْقَانِ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا إِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ تَاللّٰہِ لَقَدْ آثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَإِنْ کُنَّا لَخَاطِئِیْنَ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

آپ خود لکھتے ہیں کہ: ''یعنی بعض سخت مخالفوں کا یہ انجام ہوگا کہ وہ بعض نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا! ہمارے گناہ بخش۔ ہم خطا پر تھے۔ اور مجھے مخاطب کر کے کہیں گے (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے مخاطب کر کے کہیں گے) کہ بخدا! خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی۔ اس کا جواب یہ ہوگا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ خدا تمہیں بخش دے گا وہ ارحم الراحمین ہے۔ یہ اُس وقت ہوگا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہوں گے۔ آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائیں گے اور وہ دل میں کہیں گے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اس کی نصرت اور تائید ہو سکتی تھی۔ تب یک دفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی اور وہ حق کو قبول کر لیں گے۔

(تذکرہ صفحہ 605۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

ہم تو یہی دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی کو بھی سخت نشان دکھانے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہچاننے کی عقل عطا فرمائے۔ آپ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ حق کو قبول کرنے والے بن جائیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ابراھیم:15) اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے فتح مانگی اور ہر جابر دشمن ہلاک ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''یہ سنت اللہ ہے کہ مامور من اللہ ستائے جاتے ہیں، دکھ دیئے جاتے ہیں۔ مشکل پر مشکل ان کے سامنے آتی ہے۔ نہ اس لئے کہ وہ ہلاک ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ نصرت الٰہی کو جذب کریں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ کی مکی زندگی مدنی زندگی کے بالمقابل دراز ہے''۔ یعنی لمبی ہے۔ ''چنانچہ مکہ میں تیرہ برس گزرے اور مدینہ میں دس برس۔ جیسا کہ اس آیت سے پایا جاتا ہے ہر نبی اور مامور من اللہ کے ساتھ یہی حال ہوا ہے کہ اوائل میں دکھ دیا گیا ہے۔ مکار، فریبی، دکاندار اور کیا کیا کہا گیا ہے''۔ یہی کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا گیا اور کہا جاتا ہے۔ ''کوئی برا نام نہیں ہوتا جو ان کا نہیں رکھا جاتا۔ وہ نبی اور مامور ہر ایک بات کی برداشت کرتے اور ہر دکھ کو سہہ لیتے ہیں۔ لیکن جب انتہا ہو جاتی ہے تو پھر بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے دوسری قوت ظہور پکڑتی ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ ﷺ کو ہر قسم کا دکھ دیا گیا ہے اور ہر قسم کا برا نام آپ کا رکھا گیا ہے۔ آخر آپ کی توجہ نے زور مارا اور وہ انتہا تک پہنچی جیسا اِسْتَفْتَحُوْا سے پایا جاتا ہے اور نتیجہ یہ ہوا وَخَابَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ (ابراھیم:15) تمام شریروں اور شرارتوں کے منصوبے کرنے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ توجہ مخالفوں کی شرارتوں کے انتہاء پر ہوتی ہے کیونکہ اگر اول ہی ہو تو پھر خاتمہ ہو جاتا ہے۔ مکہ کی زندگی میں حضرت احدیت کے حضور گرنا اور چلانا تھا جو اس حالت تک پہنچ چکا تھا کہ دیکھنے والوں اور سننے والوں کے بدن پر لرزہ پڑ جاتا ہے۔ مگر آخر مدنی زندگی کے جلال کو دیکھو کہ وہ جو شرارتوں میں سرگرم اور قتل اور اخراج کے منصوبوں میں مصروف رہتے تھے سب کے سب ہلاک ہوئے اور باقیوں کو اس کے حضور عاجزی اور منت کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار کر کے معافی مانگنی پڑی۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 424۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر بھی رحم کرے جس کی اکثریت اپنی اس تاریخ کو دیکھتے ہوئے، اپنے ان واقعات کو دیکھتے ہوئے مظلوم بننے کی بجائے ظالم بنتے ہوئے ظلم کے قریب جا رہی ہے اور امام وقت کو بھی نہیں پہچانتی۔ یہ مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لئے دی ہے کہ اس زمانے میں بھی یہی حال ہو رہا ہے۔ مسلمان مسیح و مہدی کو نہیں مان رہے۔ غیر مسلم آنحضرت ﷺ کے متعلق جس طرح کر رہے ہیں یہ ساری چیزیں اگر اصلاح نہ ہو تو ہر مذہب اور ہر قوم کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نہایت خیرخواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے، مگر میں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے........'' یہ آجکل اصلاح کرنے والے بنے ہوئے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے۔

''........دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیرخواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانے کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آجکل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قُرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے.........''

فرماتے ہیں کہ: ''........میری نصیحت پر عمل کرو جو شخص خود زہر کھا چکا ہے وہ دوسروں کی زہر کا کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے تو خود بھی مرے گا اور دوسروں کو بھی ہلاک کرے گا کیونکہ زہر اس میں اثر کر چکا ہے۔ اور اس کے خواص چونکہ قائم نہیں رہے اس لئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہو گا۔ غرض جس قدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اس کا باعث وہی لوگ ہیں جنہوں نے زبانوں کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 162-163۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

''میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبر اور فخر نہ کرے۔ نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشیٔ محض سمجھے (یعنی کچھ بھی نہ سمجھے)۔ اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے۔'' (دل کی تسلی ہو

جاوے)'' تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 213۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

آجکل کے جو علماء ہیں ان کا یہی حال ہے۔ پس اپنی اصلاح کے لئے وہی طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے گئے ہیں اور عاجزی اور انکساری کو اختیار کرتے ہوئے اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ اگر اپنے زور بازو پر بھروسہ ہے اور اپنے علم کو ہی سب کچھ سمجھا جائے تو ایسے شخص پھر جابر اور سرکش تو کہلا سکتے ہیں، اصلاح یافتہ یا اللہ تعالیٰ کی صفت سے فیض نہیں پا سکتے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

''اصلاح کا طریق ہمیشہ وہی مفید اور نتیجہ خیز ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور ایماء سے ہو۔ اگر ہر شخص کی خیالی تجویزوں اور منصوبوں سے بگڑی ہوئی قوموں کی اصلاح ہو سکتی تو پھر دنیا میں انبیاء علیہم السلام کے وجود کی کچھ حاجت نہ رہتی۔ جب تک کامل طور پر ایک مرض کی تشخیص نہ ہو اور پھر پورے وثوق کے ساتھ اس کا علاج معلوم نہ ہو لے کامیابی علاج میں نہیں ہو سکتی۔ اسلام کی جو حالت نازک ہو رہی ہے وہ ایسے ہی طبیبوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جنہوں نے اس کی مرض کو تو تشخیص نہیں کیا اور جو علاج اپنے خیال میں گزرا اپنے مفاد کو مدنظر رکھ کر شروع کر دیا۔ مگر یقیناً یاد رکھو کہ اس مرض اور علاج سے یہ لوگ محض ناواقف ہیں۔ اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ مَیں ہوں''۔

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 133-134 مطبوعہ لندن)

آپ فرماتے ہیں کہ'' اس کو وہی شناخت کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے بھیجا ہے اور وہ مَیں ہوں''۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

''خوب یاد رکھو کہ قلوب کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے قلوب کو پیدا کیا ہے۔'' دلوں کی اصلاح اسی کا کام ہے جس نے دلوں کو پیدا کیا ہے۔'' نرے کلمات اور چرب زبانیاں اصلاح نہیں کر سکتیں بلکہ ان کلمات کے اندر ایک روح ہونی چاہئے۔ پس جس شخص نے قرآن شریف کو پڑھا اور اس نے اتنا بھی نہیں سمجھا کہ ہدایت آسمان سے آتی ہے تو اس نے کیا سمجھا؟ اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَذِیْرٌ (یعنی کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا) کا جب سوال ہوگا تو پتہ لگے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ (فارسی کا ایک مصرعہ لکھا ہے کہ)'' خدارا بخدا تواں شناخت'' کہ خدا کو خدا کے ذریعہ ہی پہچانا جا سکتا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

''اور یہ ذریعہ بغیر امام کے نہیں مل سکتا کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانوں کا مظہر اور اس کی تجلیات کا مورد ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مَنْ لَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ۔ یعنی جس نے زمانے کے امام کو شناخت نہیں کیا وہ جہالت کی موت مر گیا۔

(الحکم جلد 9 نمبر 18 صفحہ 10 مورخہ 24/ مئی 1905ء)

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی اس امام کو ماننے کی توفیق دے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انذار سے یہ لوگ بچ سکیں۔ بہت سے غیر از جماعت لوگ ہیں جو خطبہ سنتے ہیں اور اس کے بعد لکھتے بھی ہیں۔ بعض متاثر ہوتے ہیں لیکن خوف کی وجہ سے قبول نہیں کر سکتے۔ کئی ایسے ہیں جن کو ہمارے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بہت سے پروگرام سننے کی وجہ سے قبولیت کا اللہ تعالیٰ موقع بھی دے رہا ہے، فضل فرما رہا ہے۔ تو ان کو دنیا کے خوف کی بجائے اب زمانے کی آواز کو دیکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی اس پکار کو سننا چاہئے جو مسیح و مہدی کے ذریعہ سے ان تک پہنچ رہی ہے۔ ہمیں بھی جو اس زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقت میں اپنی اصلاح کی کوشش کرنے کی توفیق دے۔ عاجزی سے خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اس نور سے فیض پانے والے ہوں جو ہمارے دلوں کو ہمیشہ روشن رکھے۔

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

غزل

کچھ ایسی طاقتیں دے کہ کسی سے نہ ڈروں ساقی
مخالف سے تری خاطر زمانے میں لڑوں ساقی
ترے، مومن ہیں تھوڑے سے زیادہ ہیں کفر کرتے
محبت میں تری، لاغر ہوں پر پیچھے نہ ہٹوں ساقی
اسے ڈر کیسا ہے جس کو بنایا ہے قوی مومن
ہزاروں کے مقابل گر کرادے نہ ڈروں ساقی
ترے احساں و حسن نے کردیا ہے اک جنوں پیدا
فدا ہوں میں تری راہ پہ تری خاطر مروں ساقی
تری الفت میں دم اتنا کہ پرزے میں کروں اپنے
یا شہدا میں لکھا دوں نام تجھے میں جاملوں ساقی
تری راہ چھوڑ بھٹکتا ہے زمانہ سب جدھر دیکھو
کچھ ایسا میں بنوں تیری رضا پہ ہی چلوں ساقی
ترے نوروں سے ہے روشن جہاں کے در و دیوار سب
مجھے بھی۔ تو منور کر اندھیرے میں لو کروں ساقی

(نورالاسلام قادیان)

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کانفرنس دہلی

انشاء اللہ دہلی میں صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کانفرنس 31 اگست کو احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد ہو رہی ہے۔ احباب کثرت سے اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ جلسہ کی کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(داؤد احمد صدر جماعت احمدیہ دہلی)

مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے مناجات، تضرع، استغفار اور توبہ کے مضمون کو ایک حکایت کے پیرایہ میں یوں بیان کیا ہے کہ ایک مست نشہ کے زور میں مسجد میں گھس گیا اور رو رو کر پکارا کہ اے خدا مجھ کو بہشت میں لے جانا۔ مؤذن نے اس کا گریبان پکڑ کر کہا کہ او سگِ نجس! مسجد میں تیرا کیا کام؟ تو نے کون سا اچھا عمل کیا ہے کہ بہشت کا متمنی ہے۔ اس زِشت رُو کے ساتھ ناز کرنا تجھے زیبا نہیں۔

مست رو پڑا اور بولا

عجب داری از لطف پروردگار — کہ باشد گنہگارے امیدوار
ترا می نگویم کہ عذرم پذیر — در توبہ باز است وحق دستگیر
ہمی شرم دارم ز لطف کریم — کہ خواہم گنہ پیش عفو عظیم

یعنی کیا تجھے خدا کے لطف عمیم سے یہ تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ایک گنگار اس کی مغفرت کا امیدوار ہو۔ میں نے تجھ سے تو مغفرت کی خواہش نہیں کی۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور خدا دستگیر ہے۔ مجھے تو شرم آتی ہے کہ میں خدا تعالیٰ کے لطف کریم اور عفو عظیم کے مقابلہ میں اپنے گناہ کو زیادہ سمجھوں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یونہی — حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے
مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے — ترے نثار حساب وکتاب جانے دے

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت ہونے والے پروگراموں کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام ابتدائے سال سے شروع ہو چکے ہیں۔ تمام مبلغین، معلمین، امراء، سرکل انچارج صاحبان اور صدر صاحبان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت منعقدہ تقاریب کی رپورٹیں اور تاریخی تصاویر بروقت ارسال کریں تا کہ ان کو بدر کے جوبلی نمبر میں شائع کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تمام پروگرام جماعتی روایات کے مطابق شایان شان طور پر منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ادارہ)

نماز تہجد کی اہمیت اور فضیلت

(شیخ صباح الدین مبلغ سلسلہ سرکل پٹیالہ)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ:

''وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ''۔ترجمہ: اور رات کے ایک حصہ میں بھی اسی قرآن کے ساتھ تہجد پڑھا کر یہ تیرے لئے نفل کے طور پر ہوگا۔قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر فائز کردے۔(بنی اسرائیل:۸۰)

خداتعالیٰ کا کلام ایک ایسا پُرحکمت کلام ہے کہ اس نے تمام قسم کی تعلیمات اپنے کلام میں رکھ دی ہیں۔ان میں سے انسان کی زندگی میں عبادت سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔عبادت میں نماز کی تین قسمیں ہیں۔ (۱)فرض (۲)سنت (۳)نوافل۔

سنت اس لئے مقرر کی گئی ہے کہ فرائض کے ادا کرنے میں جو کمی یا نقص رہ جائے۔ اسے پورا کردیں۔رسول اکرم ﷺ چونکہ انسان کے قلب کی کیفیت کو خوب جانتے تھے۔ اس لئے فرائض کے ساتھ ساتھ سنتیں بھی اپنی طرف سے لگادیں تا کہ فرائض کی کمی پورا کردیں اور اس کے ذریعہ سے آپ نے اپنی امت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

ایک انسان نوافل کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل کرسکتا ہے۔نوافل اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کا موجب بنتے ہیں۔پس جو شخص خدا کا قرب چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ نوافل پر بہت زور دے۔ پھر نوافل بھی کئی قسم کے ہوتی ہیں۔بعض دن میں پڑھے جاتے ہیں اور بعض رات میں۔ جو رات کو پڑھے جاتے ہیں ان کی ''تہجد'' کہتے ہیں اور یہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں ان کی فضیلت یوں بیان فرمائی ہے:

''اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِيْلًا'' کہ انسان کے نفس کے درست کرنے کے لئے رات کا اُٹھنا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

پس اگر کوئی شخص تجربہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح نفس کی بہت بڑی اصلاح ہو جاتی ہے اور خاص قوت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی آپ کی وفات کے بعد بھی صحابہؓ خاص طور پر اس پر مداومت کرتے تھے۔اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نوافل کا اتنا خیال تھا کہ باوجود ان کے نفل ہونے کے آپ رات کو پھر کر دیکھتے تھے کہ صحابہؓ میں سے کون یہ نفل ادا کرتا ہے اور کون نہیں۔حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں عبداللہ بن عمرؓ کا ذکر آیا کہ وہ بہت اچھے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں بڑا اچھا ہے بشرطیکہ تہجد پڑھے۔ چونکہ عبداللہ بن عمرؓ جوان تھے اور تہجد پڑھنے میں سستی کرتے تھے۔اس لئے اس طرح آپ نے ان کو اس طرف توجہ دلائی۔

پھر حضور ﷺ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ کا اس میاں بیوی پر رحم ہو کہ اگر رات کو میاں کی آنکھ کھلے تو اُٹھ کر رات کو تہجد پڑھے اور بیوی کو بھی جگائے کہ تو بھی اُٹھ کر رات کو نماز پڑھ اور اگر بیوی نہ جاگے تو پانی کا چھینٹا اس کے منہ پر مارے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ کس قدر تہجد کو ضروری سمجھتے تھے۔پھر حدیثوں سے ثابت ہے کہ رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ قریب آجاتا ہے اور بہت زیادہ دُعائیں قبول کرتا ہے اس لئے تہجد کا پڑھنا بہت ضروری اور بہت فائدہ مند ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں ایک فرائض دوسرے نوافل۔فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو۔جیسے قرضہ کا اتارنا یا نیکی کے مقابل نیکی۔ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔یعنی ایسی نیکی جو اس کے حق سے فاضل ہو۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔ یہ بطور مکملات اور متممات فرائض کے ہیں اس حدیث میں بیان ہے کہ اولیاء اللہ کے دینی فرائض کی تکمیل نوافل سے ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے علاوہ وہ اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسوں کا ولی ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ساتھ پاؤں حتیٰ کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹)

نیز فرماتے ہیں:''اس زندگی کے کل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ؟ تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں یہ باعث ملازمت کے ابتلاء آجاتا ہے۔'' (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴)

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''راتوں کو اُٹھو اور دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے بھی تدریجاً تربیت پائی وہ پہلے کیا تھے۔ایک کسان کی تخم ریزی کی طرح تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آبپاشی کی آپ نے ان کے لئے دُعائیں کیں۔بیج صحیح تھا اور زمین عمدہ تو اس آبپاشی سے پھل عمدہ نکلا۔جس طرح حضور چلتے وہ بھی اسی طرح چلتے۔وہ دن کا یا رات کا انتظار نہیں کرتے تھے۔تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو۔تہجد میں اُٹھو دُعا کرو۔دل کو درست کرو۔ کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا کی رضا کے مطابق اپنے قول و فعل کو بناؤ۔یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائے گا اور عملی طور سے دُعا کرے گا اور عملی طور پر التجاء خدا کے سامنے لائے گا اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا

اور اس کے دل میں تبدیلی ہوگی۔خدا سے نا امید مت ہو'' (انفاق قدسیہ صفحہ ۳۵ تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

قرآن مجید سورہ الفرقان میں مومن کی یہ علامت قرار دی گئی ہے کہ:

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا

یعنی مومن اپنے رب کے حضور سجدوں میں اور کھڑے ہو کر رات گزارتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا۔(السجدہ:۱۷)

یعنی ان کے پہلو بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں خوف اور امید میں اپنے رب سے دُعا کرتے ہیں۔

پس نماز تہجد سے بھی تزکیہ نفس کامل ہوتا ہے بشرطیکہ خلوص قلب اور سچی نیت کے ساتھ ادا کی جائے اور جب تک اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان اور اس سے سچی محبت نہ ہو تب تک انسان اپنی آرام کی گھڑیاں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔یہ ایمان اور محبت اور دُعائیں آخر اس کے تزکیہ کا باعث بن جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ:

''....حالانکہ اگر ان کی یہ خواہش ہے تو انہیں چاہئے کہ پہلے آئیں۔ایک تو پیچھے آنا پھر جلدی جلدی نماز ختم کرنا ذکر الٰہی نہ کرنا اور دوسروں کی نماز بھی خراب کرنا یہ سب روحانیت کو مارنے والی باتیں ہیں پھر تہجد کی عادت بھی نوجوانوں میں بہت کم ہے۔خدام کا فرض ہے کہ کوشش کریں سو فیصدی نوجوان نماز تہجد کے عادی ہوں یہ ان کا اصل فعل ہوگا جس سے سمجھا جائے گا کہ دینی روح ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہوگئی ہے۔قرآن کریم نے تہجد کے بارے میں اشد وطئا (المزمل) میں فرمایا ہے یعنی یہ نفس کو مارنے کا بڑا کارگر حربہ ہے۔پس خدام الاحمدیہ کو دیکھنا چاہئے کہ کتنے نوجوان باقاعدہ تہجد گزار ہیں اور کتنے بے قاعدہ ہیں باقاعدہ تہجد گزار وہ سمجھے جائیں گے جو سو فیصدی تہجد ادا کریں سوائے اس کے کہ بیمار ہوں یا رات کو کسی وجہ سے دیر سے سوئیں یا سفر سے واپس آئے ہوں اور صبح اُٹھ نہ سکیں اور بے قاعدہ وہ سمجھے جائیں گے جو ہفتہ میں ایک دو دفعہ ادا کرتے ہیں باقاعدہ تہجد ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سو فیصدی تہجد گزار ہوں (الا ماشاء اللہ) سوائے ایسی کسی صورت کے کہ وہ مجبوری کی وجہ سے ادا نہ کرسکیں اور خدا کے حضور ایسے معذور ہوں کہ اگر فرض نماز بھی جماعت کے ساتھ ادا نہ کرسکیں تو قابل معافی ہوں۔ اگر یہ بات ہمارے نوجوانوں میں پیدا ہو جائے تو ان میں ایسا ملکہ پیدا ہو جائے گا کہ وہ دین کی باتوں کو سیکھ سکیں گے اور اگر یہ نہیں تو باقی صرف مشق ہی رہ جاتی ہے جو انگریز جرمن اور امریکن بھی کرتے ہیں بلکہ وہ ہمارے نوجوانوں کی نسبت زیادہ کرتے ہیں۔(مشعل راہ صفحہ ۳۶۴)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نماز تہجد میں اُٹھنے کے لئے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک وہ طریق جن سے رات کو اُٹھنے میں مدد مل سکتی ہے تیرہ ہیں۔اگر کوئی شخص ان پر عمل کرے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے اسے ضرور کامیابی ہوگی۔شروع میں تو ہر کام میں مشکلات ہوتی ہیں مگر آخر کار ضرور ان کے ذریعہ کامیابی ہوگی۔ یہ سب باتیں جو بیان کروں گا وہ قرآن اور حدیث سے ہی اخذ کی ہوئی بیان کروں گا نہ کہ اپنی طرف سے مگر یہ خداتعالیٰ کا مجھ پر خاص فضل ہے کہ یہ باتیں مجھ پر کھولی گئیں ہیں اور اوروں سے پوشیدہ رہی ہیں۔

پہلا طریق: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیچر میں قاعدہ رکھا ہے کہ جس وقت میں کوئی چیز پیدا ہوئی ہے وہی وقت جب دوسری دفعہ آئے تو اس چیز میں پھر جوش پیدا ہوتا ہے۔اس کی مثالیں کثرت سے مل سکتی ہے۔ مثلاً اگر انسان کو بچپن میں کوئی بیماری ہوئی ہو وہی بیماری بڑھاپے میں جبکہ بچپن کی سی حالت ہو جاتی ہے عود کر آتی ہے۔یہی بات درختوں اور پرندوں میں پائی جاتی ہیں اس قاعدہ سے رات کو اُٹھنے میں اس طرح مدد مل سکتی ہے کہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ ذکر کرلے اس کا یہ فائدہ ہوگا کہ جتنا عرصہ وہ ذکر کرے گا صبح سے اتنا ہی قبل اس کی آنکھ ذکر کرنے کے لئے کھل جائے گی۔

دوسرا طریق: یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900.
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
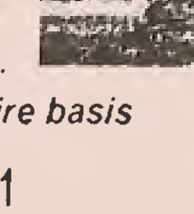
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel. 0671 - 2112266,Mob. 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

لیٹنے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عشاء کے بعد کلام کرنے سے روکا ہے۔ گویا یہ بھی ثابت ہے کہ بعض دفعہ آپ ﷺ کلام کرتے رہے ہیں مگر عام طور پر آپؐ نے منع ہی فرمایا ہے اس کا باعث یہ ہے کہ اگر عشاء کی نماز کے بعد باتیں شروع کردی جائیں گی تو انسان زیادہ جاگے گا اور صبح کو دیر کرکے اُٹھے گا اور دوسرے یہ کہ اگر وہ باتیں دینی اور مذہبی نہ ہوں گی تو ان کی وجہ سے دین سے توجہ ہٹ جائے گی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہئے تاکہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے اور سویرے کھل جائے۔ دفتر کے کام یا کوئی اور ضروری شغل عشاء کی نماز کے بعد منع نہیں مگر یہ ضروری ہے کہ سونے سے پہلے ذکر کرلے۔

تیسرا طریق: یہ ہے کہ جب کوئی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضوء ہی ہو تو بھی تازہ وضوء کرکے چارپائی پر لیٹے۔ اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے۔ اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے اور اگر کوئی تازہ وضوء کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی روتا سوئے تو چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہے اور اگر ہنستا سوئے تو اس کا چہرا بشاشت ہوتا ہے۔ جب وہ سو کر اُٹھتا ہے اسی طرح جو وضوء کرکے نشاط سے سوتا ہے وہ اُٹھتا بھی نشاط سے ہے اور اسی طرح اُٹھنے میں اس کو مدد ملتی ہے۔

چوتھا طریق: یہ ہے کہ جب سونے لگے تو کوئی ذکر کرتے سوئے۔ اس کا نتیجہ ہوگا کہ رات کو ذکر کرنے کے لئے اس کی آنکھ پھر کھل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔ آیت الکرسی۔ پھر تینوں قُل۔ ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ساتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے تھے اور پھر دائیں طرف منہ کرکے یہ عبارت پڑھتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّ رَھْبَۃً اِلَیْکَ لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔

اور اسی طرح ہر ایک مومن کو چاہئے اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ یا کوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہئے حتی کہ اس حالت میں آنکھ لگ جائے۔ کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور پر وہی حالت ساری رات اس پر گزرتی ہے اس لئے جو شخص تسبیح تحمید کرتے ہوئے سوئے گا۔ گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا۔ دیکھو عورتیں یا بچے اگر کسی غم اور تکلیف میں سوئیں تو سوتے سوتے جب کروٹ بدلتے ہیں تو دردناک اور غمگین آواز نکالتے ہیں۔ کیونکہ اس غم کا جو سوتے وقت ان کو تھا۔ ان پر اثر ہوتا ہے لیکن اگر کوئی تسبیح کرتے سوئے گا تو جب کروٹ بدلے گا۔ اس کے منہ سے تسبیح کی آواز ہی نکلے گی۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن وہ ہوتے ہیں کہ: تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ (سورۃ السجدۃ:۱۷)

یعنی ان کے پہلو بستروں سے اٹھے رہتے ہیں اور وہ خوف اور طمع سے اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

بظاہر تو بات درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سوتے تھے اور دوسرے سب مومن بھی سوتے ہیں لیکن اصلی بات یہ ہے کہ چونکہ وہ تسبیح کرتے کرتے سوتے ہیں اس لئے انکی نیند نیند نہیں ہوتی بلکہ تسبیح ہی ہوتی ہے اور اگرچہ وہ سوتے ہیں مگر درحقیقت وہ سوتے نہیں۔ ان کی کمریں بستروں سے الگ رہتی ہیں اور وہ خدا کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔

پانچواں طریق: یہ ہے کہ سونے کے وقت کامل ارادہ یہ کرلیا جائے کہ تہجد کے لئے ضرور اُٹھوں گا انسان کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت رکھی ہے اور جب زور سے اپنے نفس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ تسلیم کرلیتا ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے جس کو تمام دانا مانتے آئے ہیں۔ پس تم سونے کے وقت پختہ ارادہ کرلو کہ تہجد کے وقت ضرور اُٹھیں گے۔ اس طرح کرنے میں گو تم سو جاؤ گے مگر تمہاری روح جاگتی رہے گی کہ مجھے حکم ملا ہے کہ فلاں وقت جگانا ہے اور عین وقت پر تمہاری آنکھ خودبخود کھل جائے گی۔

چھٹا طریق: ایسا ہے کہ جس کے کرنے کی میں صرف اسے اجازت دیتا ہوں جو یہ دیکھتا ہو کہ میرا ایمان خوب مضبوط ہے اور وہ یہ کہ وتروں کو عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھے بلکہ تہجد کے وقت کے لئے پڑھنے کے لئے رہنے دے۔ عام طور پر یہ بات پائی جاتی ہے کہ انسان فرض تو خاص طور پر ادا کرتا ہے مگر نفل میں سستی کر جاتا ہے پس جب نفلوں کے ساتھ واجب مل جائے گا تو اس کی روح کبھی آرام نہ کرے گی جب تک اس کو ادا نہ کرے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نفل میں سستی نہیں کرے گا۔ لیکن اگر وتر پڑھے ہوئے ہوں اور تہجد کے وقت آنکھ بھی کھل جائے تو نفس تو کہہ دیتا ہے کہ وتر تو پڑھے ہوئے ہیں نفل نہ پڑھے تو نہ سہی مگر جب یہ خیال ہوگا کہ وتر بھی پڑھنے ہیں تو ضرور اُٹھے گا اور جب اُٹھے گا تو نفل بھی پڑھ لے گا لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ایمان بہت مضبوط ہوگا تو وتروں کے لئے ضرور اٹھے گا ورنہ وتروں کے پڑھنے سے بھی محروم رہے گا۔

ساتواں طریق: یہ بھی انہی لوگوں کے لئے ہے جو روحانیت میں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عشاء کی نماز کے بعد نفل پڑھنا شروع کردیں۔ اتنی دیر تک پڑھیں کہ نماز میں نیند آجائے اور اتنی نیند آجائے کہ برداشت نہ کر سکے اس وقت سوئے۔ باوجود اس کے کہ اس میں زیادہ وقت لگے گا مگر سویرے نیند کھل جائے گی۔ یہ روحانی ورزش ہوتی ہے۔

آٹھواں طریق: وہ ہے جس کا ہمارے صوفیاء میں رواج تھا اس کی ضرورت میں نے محسوس نہیں کی مگر ہے مفید اور وہ یہ ہے کہ جن دنوں میں زیادہ نیند آئے اور وقت پر آنکھ نہ کھلے ان میں نرم بستر ہٹا دیا جائے۔

نواں طریق: یہ ہے کہ سونے سے کئی گھنٹے پہلے کھانا کھالیا جائے یعنی مغرب سے پہلے یا مغرب کی نماز کے بعد فوراً بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان کی روح چست ہوتی ہے مگر جسم سست کر دیتا ہے۔ جسم ایک طوق ہے جو کہ روح کو چمٹا ہوا ہے جب ایک طوق بھاری ہو جائے تو پھر روح کو دبا لیتا ہے اس لئے سونے کے وقت معدہ پُر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کا اثر قلب پر بہت پڑتا ہے اور انسان کو سست کر دیتا ہے۔

دسواں طریق: یہ ہے کہ جب انسان رات کو سوئے تو ایسی حالت میں نہ ہو کہ جنبی ہو یا کوئی غلاظت لگی ہو بات یہ ہے کہ طہارت سے ملائکہ کا بہت بڑا تعلق ہوتا ہے اور وہ گندے انسان کے پاس نہیں آتے بلکہ وہ دور ہٹ جاتے ہیں۔ اسی لئے جب رسول کریم ﷺ کے سامنے بودار چیز کھانے کے لئے لائی گئی تو آپؐ نے صحابہؓ کو فرمایا کہ تم کھالو میں نے نہیں کھانا کیونکہ انہیں ایسی چیزوں سے نفرت ہے۔ تو غلاظت کو ملائکہ بہت ناپسند کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ ہمیشہ سناتے کہ ایک دفعہ میں نے کھانا کھایا اور ہاتھ دھوئے بغیر سو گیا۔ رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے قرآن کریم دینا چاہا لیکن جب میں ہاتھ لگانے لگا تو انہوں نے کہا کہ ہاتھ نہ لگانا کیونکہ تمہارے ہاتھ صاف نہیں ہیں۔

تو بدن کا صاف ہونا قلب پر بہت اثر کرتا ہے۔ صفائی کی حالت میں سونے والوں کو ملائکہ آکر جگا دیتے ہیں لیکن اگر صفائی میں فرق ہو تو پاس نہیں آتے۔ یہ طریقہ جسم کی صفائی کے متعلق ہے۔

گیارھواں طریق: یہ ہے کہ بستر پاک اور صاف ہو بہت لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ بستر کی پاکیزگی روحانیت سے خاص تعلق رکھتی ہے اس لئے اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

بارھواں طریق: ایسا ہے کہ عوام کو اس پر عمل کرنے کی وجہ سے نقصان پہنچ سکتا ہے ہاں خاص لوگوں کے لئے نقصان دہ نہیں اور وہ یہ کہ میاں بیوی ایک بستر میں نہ سوئیں۔ رسول کریم سوتے تھے مگر آپ کی شان بہت بلند اور ارفع ہے۔ آپؐ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ مگر دوسرے لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ بات یہ ہے کہ جسمانی شہوت کا اثر جتنا زیادہ ہو اسی قدر روحانیت کو بند کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلام نے کہا ہے کہ کھاؤ پیو مگر حد سے نہ بڑھو کیوں نہ حد سے بڑھو اس لئے کہ شہوانی جذبہ زیادہ بڑھ کر روحانیت کو نقصان پہنچائے گا۔ پس وہ لوگ جو اپنے نفس پر قابو رکھتے ہیں۔ وہ اگر اکٹھے سوئیں تو کوئی حرج نہیں ہوتا مگر عام لوگوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے اور وہ لوگ جنہیں اپنے خیالات پر پورا قابو نہ ہو ان کو اکٹھا نہیں سونا چاہئے۔ اس طرح ان کو شہوانی خیالات آتے رہیں گے۔ اس طرح روحانیت پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اٹھنے میں سستی ہو جاتی ہے۔

تیرھواں طریق: ایسا اعلیٰ ہے کہ جو نہ صرف تہجد کے لئے اٹھنے میں بہت بڑا ممد اور معاون ہے بلکہ اس پر عمل کرنے سے انسان اور بدیوں اور برائیوں سے بھی بچ جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ پہلے دیکھنا چاہئے کہ ہمارے دل میں کسی کے متعلق کینہ یا بغض تو نہیں ہے اگر ہو تو دل سے نکال دینا چاہئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ روح کے پاک ہونے سے تہجد کے لئے اٹھنے کی توفیق مل جائے گی۔ خواہ اس قسم کے خیالات پھر ان پر قابو پا ہی لیں۔ لیکن رات کو سونے سے پہلے ضرور نکال دینے چاہئیں اور دل کو بالکل خالی کر دینا چاہئے۔ اس میں حرج ہی کیا ہے اگر ایسے خیالات میں دنیاوی فائدہ سمجھتا ہے تو دل کو کہہ کہ دن کو پھر یاد رکھ لینا رات کو سونے کے وقت کسی سے لڑائی تو نہیں کرنی کہ ان کو دل میں رکھا جائے۔ اوّل تو ایسا ہوگا کہ اگر ایک دفعہ اپنے دل سے کسی خیال کی جڑ کاٹ دی جائے گی تو پھر وہ آئے گا ہی نہیں۔ دوسرے اسی قسم کے خیالات رکھنے سے جو نقصان پہنچتا ہے اس سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ثابت شدہ بات ہے کہ ایک چیز جس قدر زیادہ عرصہ دوسرے کے ساتھ رہتی ہے اسی قدر زیادہ اپنا اثر اس پر کرتی ہے۔ مثلاً اگر اسفنج کو پانی سے بھر کر کسی چیز پر جلدی سے پھیر کر ہٹا لیا جائے تو وہ بہت تھوڑی گیلی ہوگی لیکن اگر دیر تک اس پر رکھا جائے تو وہ بہت زیادہ بھیگ جائے گی۔ اسی طرح جو خیالات انسان کو دیر تک رہیں وہ اس کے دل میں بہت زیادہ جذب ہو جاتے ہیں اور سوتے وقت جن خیالات کو انسان اپنے دل میں رکھے ان کو اس کی روح ساری رات دہراتی رہتی ہے۔ دن میں اگر کوئی ایسا خیال ہو تو وہ اتنا نقصان دہ نہیں ہوتا جتنا رات کے وقت کا کیونکہ دن میں دوسرے کاروبار میں مشغول ہونے کی وجہ سے وہ بھلا دیتا ہے لیکن رات کو بار بار آتا رہے گا۔ پس اگر سوتے وقت کوئی برا خیال ہو تو اسے نکال دینا چاہئے تاکہ وہ دل میں گڑ نہ جائے کیونکہ اگر گڑ گیا تو پھر اس کا نکالنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ پھر اگر رات کو جان ہی نکل جائے تو اس بدی کے خیال سے توبہ کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملے گا۔ اس طرح نفس کو ڈرانا چاہئے اور جب ایک دفعہ خیال نکل جائے گا تو پھر اس سے نجات مل جائے گی۔ غرض سوتے وقت نفس میں برے خیالات نہیں رہنے دینے چاہئے۔ جب اس طرح دل کو پاک اور صاف کرکے کوئی سوئے گا تو تہجد کے وقت اٹھنے کی اسے ضرور توفیق مل جائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

سوشل بائیکاٹ ۔ چودہ سو سال پہلے اور اب ......!

کیا احمدیوں کے مقابل پر دلائل و براہین کے میدان میں یہ عاجزی کا اقرار نہیں؟

(ظہور احمد خان خادم سلسلہ بھدرواہ۔ جموں و کشمیر)

دُشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پرواہ ہے جاتی ہے اگر تو جانے دو
تم دیکھو گے کہ انہی میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے
بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے
پھر گالیوں سے کیوں ڈرتے ہو دل جلتے ہیں جل جانے دو
وہ تم کو حسینؓ بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دُشمن کو تیر چلانے دو
محمود اگر منزل ہے کٹھن تو راہ نما بھی کامل ہے
تم اُس پر توکل کر کے چلو، آفات کا خیال ہی جانے دو
(کلام محمودؓ)

سرکش اور متکبر لوگ بقول نعرۂ ابلیس انا خیر منہ ہر زمانہ میں حق کو قبول کرنے والوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم کرتے رہے ہیں۔ قرآن کریم اور اُمتوں کی تاریخ میں ایسے بیشمار واقعات کا ذکر ملتا ہے کہ تاریکی کے فرزندوں نے راستبازوں کو ہمیشہ اپنے ظلم و ستم کی چکی میں پیسنے کی کوشش کی ہے۔ جبر و تشدد کے ساتھ اُن کو حق سے ہٹانے کی ناکام کوششیں کیں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور اُن کے پیروکار اپنے اپنے زمانہ میں اسقدر مصائب و تکالیف میں مبتلا کئے گئے کہ سابقہ تمام ریکارڈ ٹوٹ جاتے ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رُخ یہ ہے کہ وہ خوش قسمت حق پرست جو عشق الٰہی کی شراب سے مخمور ہوتے ہیں وہ وقت وقت کے نمرودوں کی جلائی ہوئی آگ میں کود جاتے ہیں اور نمرودی آگ ہر زمانہ میں ان پر گلزار ہو جاتی ہے۔

نارِ نمرود کو کیا گلزار، دوست کو یوں بچالیا۔

عقل پکارتی رہ جاتی ہے کہ دیکھو! تمہاری راہ میں بے شمار کانٹے بچھے ہوئے ہیں، تمہارے سامنے خطرات درندوں کی طرح منہ پھاڑے کھڑے ہیں، مگر یہ سارے دام پیچھے رہ جاتے ہیں اور جنوں ان خطرات کو پھلانگتا ہوا اور موت کی ہنسی اُڑاتا ہوا آگے بڑھ جاتا ہے۔

قریباً چودہ سو سال پہلے عرب کی سرزمین مکہ مکرمہ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دُنیا کو توحید الٰہی کا پیغام سنایا اور ان کو رحمت خداوندی کے حصول کی دعوت دی۔ آپ کا یہ پیغام دعوت اسلام تھا جو اپنے اندر مخلوق کی سچی ہمدردی اور ان کے لئے محبت اور شفقت کے جذبات لئے ہوئے تھا۔ مگر تاریخ اسلام گواہ ہے کہ مکہ کے لوگوں نے اس محسن اعظم اور رحمۃ للعالمین ﷺ کے اس پیام کو نہ صرف تحقیر سے ٹھکرا دیا بلکہ ایک طرف آپؐ کو ساحر، مجنون اور کذاب (نعوذ باللہ) کے الفاظ سے یاد کیا۔ تو دوسری طرف آپؐ پر اور آپؐ کے متبعین غریب الطبع مسلمانوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم جاری رکھے جب کفار مکہ نے مسلمانوں کو ہر طرح ظلم و ستم میں مبتلا کر کے دیکھ لیا کہ یہ چٹان اپنی جگہ سے ہلنے والی نہیں بلکہ حضرت عمرؓ حضرت حمزہؓ جیسے جلیل القدر انسان بھی اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور حبشہ کے بادشاہ نے مہاجرین مسلمانوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ تو ان لگاتار ناکامیوں اور ذلتوں نے کفار کے تن بدن میں آگ لگا دی اور اسلام کی ترقی کو روکنے کیلئے کفار مکہ نے باہمی مشورہ کیا اور محرم ۷ نبوی میں ایک باقاعدہ سوشل بائیکاٹ کا معاہدہ لکھا گیا تا کہ آنحضرت ﷺ اور تمام افراد بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جاویں۔

کفار مکہ کے معاہدہ بائیکاٹ کی دفعات:

(۱) آنحضرت ﷺ اور تمام افراد بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے جاویں۔ (۲) اگر بنو ہاشم اور بنو مطلب آنحضرت ﷺ کی حفاظت سے دست بردار نہ ہوں تو اُن کو ایک جگہ محصور کر کے تباہ کر دیا جائے۔ (۳) کوئی شخص خاندانِ بنو ہاشم اور بنو مطلب سے رشتہ نہیں کرے گا۔ (۴) اور نہ ان کے پاس کوئی چیز فروخت کرے گا نہ اُن سے خریدے گا۔ (۵) اور نہ اُن کے پاس کوئی کھانے پینے کی چیز جانے دے گا اور نہ ان سے کسی قسم کا تعلق رکھے گا۔ جب تک وہ محمد (ﷺ) سے الگ ہو کر آپؐ کو ان کے حوالہ نہ کر دیں۔ (ابن سعد، ابن ہشام، طبری بحوالہ کتاب سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۱۶۵۔۱۶۶ از قمر الانبیاءؓ) اس معاہدہ پر تمام کافر سردارانِ قریش کے دستخط تھے اور پھر اس معاہدہ کو ایک اہم ''قومی عہد نامہ'' کے طور پر خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ لٹکا دیا گیا۔ اس معاہدہ کے نتیجہ میں آنحضرت صلعم اور تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب، کیا مسلم اور کیا کافر شعب ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درّہ کی صورت میں تھا محصور ہو گئے۔ چند گنتی کے مسلمان جو اُس وقت مکہ میں موجود تھے وہ بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ اسطرح گویا قریش کے دو بڑے قبیلے مکہ کی تمدنی و معاشرتی زندگی سے عملاً بالکل منقطع ہو گئے۔

سوشل بائیکاٹ کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ کی دردناک حالت:

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قمر الانبیاءؓ فرماتے ہیں کہ'' جو جو مصائب اور سختیاں ان ایام میں ان محصورین کو اُٹھانی پڑیں ان کا حال پڑھ کر بدن میں لرزہ پڑ جاتا ہے۔ صحابہ کا بیان ہے کہ بعض اوقات اُنہوں نے جانوروں کی طرح جنگلی درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کیا (کتب احادیث بحوالہ الروض الانف) سعد بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت ان کا پاؤں کسی ایسی چیز پر جا پڑا جو تر اور نرم معلوم ہوتی تھی (غالباً کوئی کھجور کا ٹکڑا ہو گا) اس وقت ان کی بھوک کا یہ عالم تھا کہ اُنہوں نے فوراً اُسے اُٹھا کر نگل لیا اور وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ کیا چیز تھی۔ ایک دوسرے موقعہ پر بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال تھا کہ اُنہیں ایک سوکھا ہوا چمڑا زمین پر پڑا ہوا مل گیا تو اُسی کو اُنہوں نے پانی میں نرم اور صاف کیا اور پھر بھون کر کھایا اور تین دن اسی غیبی ضیافت میں بسر کئے۔

(الروض الانف حالات نقض صحیفہ)

بچوں کی یہ حالت تھی کہ محلہ سے باہر ان کے رونے اور چلانے کی آواز جاتی تھی جسے سن سن کر قریش خوش ہوتے (ابن سعد ذکر حصر قریش) لیکن مخالفین اسلام سب ایک سے نہ تھے۔ بعض یہ دردناک نظارے دیکھتے تھے تو ان کے دل میں رحم پیدا ہوتا تھا۔ چنانچہ حکیم بن حزام کبھی کبھی اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کیلئے خفیہ خفیہ کھانا لے جاتے تھے۔ مگر ایک دفعہ ابوجہل کو کسی طرح اس کا علم ہو گیا تو اس کمبخت نے راستہ میں بڑی سختی کے ساتھ روکا اور باہم ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔ (ابن ہشام)

یہ مصیبت برابر اڑھائی تین سال تک جاری رہی اور اس عرصہ میں مسلمان سوائے حج وغیرہ کے موسم کے جبکہ اشہر حرم کی وجہ سے امن ہوتا تھا باہر نہیں نکل سکتے تھے۔''

(ابن سعد بحوالہ سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۱۶۶۔۱۶۷ از قمر الانبیاءؓ)

یہ تاریخ اسلام کا ایک دردناک ورق ہے۔

تاریخ اپنے آپ کو دُہراتی ہے:۔

ٹھیک چودہ سو سال کے بعد اللہ کی پیشگوئی کے مطابق آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کے وقت جو کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ و مہدی معہود کے رنگ میں ہوئی آپؑ کی جماعت پر بھی اسی مکہ شریف میں بیٹھ کر جماعت احمدیہ کی دن دُگنی رات چوگنی ترقیات کو دیکھ کر احمدیوں کے خلاف اس ظالمانہ کردار کو اپنانے کا فیصلہ کیا ہے جس مکہ مکرمہ میں آج سے چودہ سو سال پہلے کفار مکہ نے آنحضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ کے خلاف سوشل بائیکاٹ کا معاہدہ لکھا گیا تھا اور اُسے خانہ کعبہ میں لٹکایا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس مکہ کی بستی سے دعوت اسلام بلند فرمائی تھی مگر آج اس مقدس شہر میں یہ مسلمان علماء و فضلاء بغض و تعصب میں اندھے ہو کر احمدیوں کو اسلام سے خارج قرار دینے کی قرارداد پاس کرتے ہیں۔

ماہ اپریل 1974ء میں مکہ مکرمہ میں'' رابطہ عالم اسلامی'' کی پانچ روزہ کانفرنس کے نتیجہ میں ایک ظالمانہ اور تخریبی قرارداد احمدیوں کے بارہ میں پاس ہوئی کہ'' کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ یہ طبقہ کافر ہے اور اسلام سے بالکل خارج ہے۔ قادیانیوں اور احمدیوں سے کوئی معاملہ نہ کیا جائے۔ اُن کا اقتصادی، سماجی اور تہذیبی بائیکاٹ کیا جائے۔ اُن سے شادی بیاہ کا رشتہ نہ قائم کیا جائے جو کفار سے کیا جاتا ہے''۔

تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروؤں کی سرگرمی پر پابندی لگائیں اور ان کو غیر مسلم اقلیت تصور کریں اور اُن کو گورنمنٹ میں اہم مناسب اور عہدوں پر فائز نہ ہونے دیں''

(بحوالہ سہ روزہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۷۴ء صفحہ ۴)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ **پاکستانی حکومت** نے مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دیا اور ۷ ستمبر کو ریڈیو پاکستان سے یہ **اعلان** ہوا! کہ احمدی غیر مسلم ہیں اور ٹھیک چودہ سو سال **قبل** کفار مکہ نے مورخہ ۷ ستمبر کو ہی یہ فیصلہ کیا تھا کہ آنحضرتؐ ساری قوم کے نزدیک نعوذ باللہ جھوٹے ہیں۔ چنانچہ اس تعلق میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب **خلیفۃ المسیح الرابعؒ** فرماتے ہیں۔

''۷ ستمبر کو یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری قوم کے نزدیک نعوذ باللہ جھوٹے ہیں اور اس وجہ سے اس بات کے سزاوار ہیں کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور ساری قوم اس میں متفق ہو جائے اور ۷ ستمبر ہی کو جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فیصلہ کیا گیا اور ساری قوم اس میں متفق ہو گئی کہ یہ جماعت اسلام سے خارج اور گردن زدنی اور ہر قسم کے ظالمانہ سلوک کی مستحق اور سزاوار ہے''۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ بتاریخ ۲۵ مئی ۱۹۹۱ء بمقام مسجد فضل لندن)

اے ہمدردان اسلام! خدا کیلئے ایک دفعہ کفار مکہ کے اُس سوشل بائیکاٹ کے معاہدہ کی دفعات کو پڑھ لیں جو اُنہوں نے آنحضرت صلعم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے خلاف مرتب کر کے خانہ کعبہ میں آویزاں کر دیا تھا۔ اور جس پر شدت کے ساتھ قریباً تین سال عمل کرتے اور کرواتے رہے۔ دوسری طرف رابطہ عالم اسلامی کے اُس معاہدہ کو بھی پڑھ لیں جو اسی مکہ میں ہی بیٹھ کر اسلام کے نمائندوں اور ٹھیکیداروں نے احمدیوں کے خلاف ماہ اپریل ۱۹۷۴ء میں کیا یا پھر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں پاکستانی حکومت نے کیا اور پھر خالی الذہن ہو کر موازنہ کریں کہ مخالفین احمدیت اپنے ظالمانہ کردار سے اپنی مشابہت کن سے ثابت کر رہے ہیں؟ کیا احمدیوں کے مقابل پر دلائل و براہین کے میدان میں یہ عاجزی کا اقرار نہیں؟ جس کے نتیجہ میں یہ ظلم و تشدد کا معاہدہ مرتب کیا گیا۔ آنحضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ نے تو کبھی کسی کے خلاف'' سوشل بائیکاٹ'' نہیں کیا۔ تاریخ اسلام یہی بتاتی ہے کہ یہ ظالمانہ اقدام دُشمنانِ اسلام نے ہی کیا تھا۔ پس اگر یہ ظالمانہ معاہدہ اور کردار کفار مکہ کریں تو وہ گنہگار! لیکن اگر یہی ظالمانہ معاہدہ مسلمان علماء و فضلاء مکہ میں بیٹھ کر احمدیوں کے خلاف کریں تو وہ جنت کے حقدار!! سبحان اللہ!! اسلام و ایمان اور ثواب و دخولِ جنت کا کیا ہی انوکھا معیار ہے......!

اے مجاہدین اسلام! تم کاروائیاں تو وہ کر رہے ہو جو کفار مکہ نے آنحضرت صلعم اور صحابہ کرامؓ کے خلاف کی تھیں اور دعویٰ کرتے ہو خدمت اسلام کا......! ذرا غور کرو کہ کہیں اسلام کی چودہ سو سال **قبل کی تاریخ** احمدیوں کے حق میں تو نہیں دہرائی جا رہی۔ اور تمہاری مشابہت کن سے ہے؟ **الیس منکم رجل رشید** (سورۃ ھود: ۲)

کیا تم میں سے کوئی بھی سمجھدار آدمی نہیں!!

جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کے فتوے لگتے آئے ہیں اور لگ رہے ہیں اور آئندہ بھی لگتے رہیں گے۔ قرآن کریم اس بات پر گواہ ہے دُنیا میں جسقدر انبیاء آئے ان سب کو جھٹلایا گیا۔ ان سب کی استہزاء کی گئی وہ کون سا راستباز گذرا ہے جسے اپنے وقت کے علماء کے ہاتھوں دُکھ نہ اُٹھانا پڑا۔ سیدِ دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا راستباز کون ہو سکتا ہے۔؟ آپؐ کو اور آپؐ کے صحابہ کو جو دُکھ دیئے گئے انہیں یاد کر کے آج بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جن کا کچھ ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی گواہی موجود ہے کہ

مایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن۔ (سورۃ:یٰس)

ہر دور کے ظاہر پرست علماء نے قوموں کو گمراہ کیا۔ کاش! ایسا نہ ہوتا لیکن کس کے بس میں ہے کہ سنت اللہ کو تبدیل کر سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے۔ پس اس قسم کے ابتلاء تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن یہ بھی ایک ابدی حقیقت ہے کہ سعید روحیں ہمیشہ ہر قسم کے خطرات کو دل ودماغ سے جھٹک کر حق کی آغوش میں آتی رہی ہیں۔

تاریخ آج بھی اپنے آپکو دُہراتی ہے احمدیت کے چاروں طرف آج بھی ظلم وستم کا پہرہ ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق ؎

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

جن لوگوں کی فطرت نیک ہے وہ احمدیت سے آج بھی پیار کرتے ہیں، کروڑوں لوگ زمین کے کناروں میں پھیلے ہوئے 190 ملکوں سے آچکے ہیں اور کروڑوں اللہ کے فضل سے انشاء اللہ آنے والے ہیں۔

ہمیں دُنیا کے فتوؤں کی ذرہ برابر پرواہ نہیں ہے ہمیں خدائے عرش نے مسلمان قرار دیا ہے اور زمین کے کناروں تک قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلعم کی آواز کو پہنچانے کا کام ہمارے سپرد کیا ہے اور ہمارا عزم ہے کہ ہم یہ کام کر کے رہیں گے۔ ہم ہزاروں لاکھوں جانوں کی قربانیاں دے کر بھی یہ کام کرتے رہیں گے۔ ہم اپنے اموال اور عزتیں اس عظیم مقصد پر قربان کر کے بھی اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں گے"۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆

۔ یاد رکھو چونکہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اس لئے آپؐ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو اس گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ یہ نعمت جو ہمارے بزرگوں نے حاصل کی اور پھر ہم نے حاصل کی اسے دنیا میں پہنچائیں۔ اس عہد کو مضبوطی سے پکڑیں جو شرائط بیعت میں بیان ہوا اور جس پر چلنے کا ہم نے وعدہ کیا ہوا ہے اس عہد کو مضبوطی سے پکڑنا اب اس دوسری قدرت کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔

پس جو کہتے ہیں کہ مسیح موعود کو تو مان لیا اب خلافت کی کیا ضرورت ہے یہ لوگ اس عہد بیعت کے انکاری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت سے باہر ہیں۔ پس اطاعت کے کامل دائرہ میں رہنے والے وہی لوگ ہیں جو قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والے اور خلافت سے پختہ تعلق قائم کرنے والے ہیں۔ پس اس لحاظ سے آپ خوش قسمت لوگوں میں سے ہیں لیکن یاد رکھو کہ سب کچھ مان لینے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ یعنی اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ ان باتوں پر قائم رکھنے کے لئے بھی تقویٰ کی ضرورت ہے۔ پس آج جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم کو ایمان دیا ہے اور اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازا ہے اور آج ہم خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں اور کامیابیوں اور کامرانیوں میں آگے بڑھ رہے ہیں تو ہمارے لئے تقویٰ کی از حد ضرورت ہے۔ جماعت کس طرح اللہ کے انعامات کو سمیٹ رہی ہے اور کس رنگ میں اللہ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے جیسا کہ دستور ہے انشاء اللہ کل بیان ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: بعض موٹے موٹے گناہ ہیں جیسے جھوٹ بولنا، زنا کاری خیانت کرنا، جھوٹی گواہی دینا اور دوسروں کے حق مارنا لیکن بعض گناہ باریک ہوتے ہیں کہ انسان جوانی سے بڑھاپے تک پہنچ جاتا ہے لیکن ان گناہوں کی سمجھ نہیں آتی۔ مثلاً گلہ کرنا بعض لوگ اس کو گناہ نہیں سمجھتے حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے بھائی کا گلہ کرنے والا اس کی غیبت کرنے والا مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے ایسا ہی بخل ہے، غضب ہے یہ سب ایسے گناہ ہیں کہ انسان ان کو محسوس نہیں کرتا۔ پس پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ان سے پرہیز کرے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۔ (سورہ بنی اسرائیل:37) یعنی وہ مؤقف اختیار نہ کر کہ جسکا تجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک کے متعلق پوچھا جائے گا۔ فرمایا بہت سی بدیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے جس کا قطعی علم نہ ہو اس کے متعلق بدظنی نہ کرو جب تک خود مشاہدہ نہ کر لو کسی کے متعلق ایسی بات زبان پر نہ لاؤ اور اسے دل میں جگہ مت دو۔ بہت سے آدمی زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں۔ انہیں بہت کچھ ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ لیکن اگر تقویٰ کے قریب ہونا ہے اور اللہ کا خوف پیدا کرنا ہے تو پھر ہر قسم کے گناہوں سے بچنا ہوگا جو کچھ انسان اس دنیا میں کر رہا ہے اللہ کو اس کا علم ہے اور قیامت کے روز اس کے جسم کا ہر عضو اپنے گناہوں کی گواہی دے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ آج جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں تو تمام برائیوں کو خود سے دُور کرنا ہوگا اور تمام نیکیوں کو اپنانا ہوگا۔ تبھی ہم کہہ سکیں گے کہ ہم خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والے ہیں اور ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ بامراد ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو انعام خلافت سے حصہ پانے والے ہیں۔ پس آج جو اس جلسہ میں شامل ہیں اور مختلف جگہوں پر بیٹھے ہوئے جلسہ سن رہے ہیں ان سب کو عہد کرنا ہوگا کہ تقویٰ پر چلیں گے اور پیار اور محبت کی فضا قائم کریں گے۔ بدظنیوں سے بچ کر اس وحدت کو قائم کریں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تب ہی ہم اس انعام سے فیض یاب ہو سکیں گے جو اللہ نے خلافت کی صورت میں ہم پر نازل فرمایا ہے۔

یاد رکھو! اگر ہم تقویٰ اختیار کریں گے تو دشمن کی ہر کوشش ناکام ہو جائے گی۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی کا دل تقویٰ سے پر ہو جائے اور کبھی کوئی احمدی اپنی کمزوری سے اس وحدت کی لڑی سے باہر نکلنے والا نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ کہ اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو محسن ہیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ الہام مجھے اتنی مرتبہ ہوا کہ میں گن بھی نہیں سکتا۔ اس سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جائے کہ صرف اس پر راضی نہ ہوں کہ جماعت میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اس وقت ملے گی جب دل کا تقویٰ ہو! اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خطاب کے اختتام پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لمبی پرسوز دعا کروائی جس میں جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے حاضرین کے علاوہ ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر کے احمدی احباب شریک ہوئے۔

☆☆☆☆☆☆

بقیہ: خلاصہ افتتاحی خطاب حضور انور بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2008

کے عالم میں ہدایت کی خاطر اپنے علماء کے پاس جائے گی تو وہ کیا دیکھے گی کہ وہ بندر اور سؤر کی شکل میں تبدیل ہو چکے ہیں اور یہ حالت ان کی اس لئے ہوگی کہ نہ صرف انہوں نے خود زمانے کے امام کا انکار کیا بلکہ دوسروں کو بھی انکار کے لئے مجبور کیا۔ پس ان کی حالت کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی مزید شکر گزاری پیدا ہوتی ہے کہ اللہ نے ہمیں وہ امام عطا فرمایا جس نے تقویٰ پر قائم رہنے والی جماعت بنائی۔ پس اس کے لئے ہمیشہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور وہ اللہ کی رسی ہے قرآن کے احکامات کو پڑھنا، ان کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا۔ آج کے اس دور میں حبل اللہ خلافت سے اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہے۔ جس کا جتنا جتنا خلیفۂ وقت سے وفا کا تعلق ہوگا اتنا ہی وہ حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا ہوگا۔ آگے فرمایا وَلَا تَفَرَّقُوْا اس میں اس طرف توجہ دلائی گئی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ سے دو بھائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کون سی چیز جنت میں لے جانے والی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق۔ اسی طرح ایک موقعہ پر آپؐ نے حضرت ابوذرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے ابوذر! ایمان کے کڑوں میں سے کون سا کڑا مضبوط ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اللہ کی خاطر دوستی رکھنا، اللہ کی خاطر محبت کرنا اور اللہ کی وجہ سے ناراض ہونا۔ پس اگر اس مضبوط کڑے کی جماعت کے افراد نے اہمیت سمجھی تو ہر فرد اس مضبوط کڑے کا کردار ادا کرنے والا ہوگا ہر شخص وہ مضبوط کڑا بن جائے گا جس کی ضمانت اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس سے جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہونگے اور میں سچ سچ کہتا ہوں انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح نہ دے۔ اگر میرا کوئی دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ پر سختی کرے تو مجھ پر حیف ہے۔ اگر میں بھی اس پر سختی کروں۔ نمازوں میں رو رو کر اپنے اس دینی بھائی کے لئے دعا کرو کیونکہ تمہارا وہ بھائی روحانی طور پر بیمار ہے فرمایا یہ ہے وہ طریق جس سے ہم دوسروں کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ اگر بدلے لینے شروع کر دیئے جائیں تو معاشرہ میں امن کی بجائے فساد پیدا ہوتا ہے اور انسان تقویٰ سے عاری ہو جاتا ہے اور اس جماعت کو تو کوئی نقصان نہیں ہوگا وہ خود ہی اپنی عاقبت خراب کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک انسان سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ بدی کا نیکی سے جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا جانا اور تلخ بات کو پی جانا حد درجہ کی جوانمردی ہے۔ پس یہی وہ باتیں ہیں جن سے ہم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ سکتے ہیں اور تفرقہ سے بچ سکتے ہیں اور یہی وہ باتیں ہیں جو ہمیں خلافت کی نعمت کا وارث بنائے رکھیں گی۔

فرمایا: اس سال ہم خلافت کی نعمت کا ذکر کر رہے ہیں ہم آج غیروں کے دل پھٹے ہوئے دیکھتے ہیں۔ ہمارے مقابلہ میں جو وہ ایک ہو جاتے ہیں تو یہ دیکھ کر اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارے مخالفین میں اتحاد اور یکجہتی ہے۔ قرآن مجید نے ان کا نقشہ یوں کھینچا ہے: تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى (سورۃ الحشر:15) کہ تو انہیں اکٹھا سمجھتا ہے حالانکہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ فرمایا یہ بات حقیقت ہے آج اگر ان میں اتحاد ہو تو اسلامی ملکوں کی بیچارگی ہمیں نظر نہ آتی۔ لیکن یہ انعام جو اتفاق اور اتحاد کا انعام ہے انہیں ہی ملتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ انہیں یہ نعمت کس طرح مل سکتی ہے جو ایمان لانے کے بعد دوبارہ آگ کے گڑھے کے کنارے چلے گئے ہیں

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

احمدیہ قبرستان اکرافو کا وزٹ، احمدیہ سیکنڈری سکول ایسار چر میں والہانہ استقبال، جامعہ احمدیہ گھانا میں ورود مسعود، مسجد نور کا افتتاح۔
جامعہ احمدیہ گھانا میں 15 ممالک کے 209 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 20 طلباء مدرسۃ الحفظ میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا فرض ہے کہ محنت سے پڑھائی کریں۔ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ سے آپ کا قریبی تعلق ہو۔ سچے مبلغ بنیں۔
آپ کا وقف صرف گھانا کے لئے نہیں ہے۔ جماعت آپ کو دوسرے ملکوں میں بھی بھجوا سکتی ہے۔ (طلباء جامعہ احمدیہ گھانا سے خطاب)

احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن میں آمد اور سکول کی مسجد کا افتتاح۔ احمدیہ رقیم پریس Tema کا وزٹ اور پریس کی نئی عمارت کا افتتاح۔

گھانا سے روانگی سے قبل الوداعی تقریب میں نائب صدر مملکت، مختلف ممالک کے سفراء اور دیگر اہم شخصیات کی شمولیت اور جماعتی خدمات پر خراج تحسین۔

احمدیہ مشن نے گھانا کی ترقی میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ معاشرہ میں محبت اور رواداری قائم کرنے کے سلسلہ میں بڑا اہم اور پُرامن کردار ادا کیا ہے۔ (نائب صدر مملکت گھانا کا خطاب) تقریب میں حضور انور کا الوداعی خطاب۔

گھانا سے روانگی اور نائیجیریا میں ورود مسعود۔

جماعت ہر جگہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے تیار کھڑی ہے۔ افریقہ میں بھی یہ خدمات جاری ہیں اور دوسرے ممالک میں بھی۔
یہ خدمات مذہب وملّت اور رنگ ونسل کی تمیز کے بغیر کی جاتی ہیں۔ (لیگوس ائرپورٹ پر پریس کانفرنس)

احمدیہ مشن ہاؤس اجوکورو میں والہانہ استقبال۔ جماعت احمدیہ گھانا کی وزیٹر بک میں تاثرات کا اظہار۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

۲۱/اپریل 2008ء بروز سوموار: صبح سوا پانچ بجے حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'باغ احمد' میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ سکول ایسارچر کے لئے روانگی: آج پروگرام کے مطابق ''باغ احمد'' سے احمدیہ سکول ایسار چر (Essarkair) اور پھر جامعہ احمدیہ کے وزٹ کے لئے روانگی تھی۔

دس بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ رہائش گاہ سے باہر جلسہ کے موقع پر لنگر خانہ میں کام کرنے والی خواتین ایک گروپ کی صورت میں اکٹھی تھیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔ قبل ازیں اپنی ڈیوٹی میں مصروفیت کی وجہ سے یہ خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل نہیں کر سکی تھیں۔ حضور انور ازراہِ شفقت ان کے درمیان تشریف لے گئے از ان کو تصاویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

احمدیہ قبرستان اکرافو کا وزٹ: اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور احمدیہ سکول ایسار چر کے لئے روانگی ہوئی۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ قبرستان اکرافو تشریف لے گئے اور غانا کے سب سے پہلے احمدی چیف مہدی آپا، مبلغین سلسلہ عبدالکریم اور محمد احمد مینسا اور ڈپٹی وزیر داخلہ مکرم طاہر ہمینڈ صاحب کے والد Tahir Kwes Hammond کی قبور پر دعا کی۔

احمدیہ سکول ایسار چر میں والہانہ استقبال۔ نوتعمیر شدہ تدریسی بلاک کا افتتاح

اس کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے احمدیہ سیکنڈری سکول ایسار چر (Essarkyir) پہنچے تو سکول کے ہیڈ ماسٹر اور سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور اس موقع پر موجود مہمانوں نے اپنے روایتی انداز میں ہاتھ ہلا کر استقبال کیا۔ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس سکول میں حضور انور غانا میں اپنے قیام کے دوران اکتوبر 1979ء سے مارچ 1983 تک پرنسپل رہے ہیں۔
سکول کے ائیر فورس کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور انور کے اعزاز میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور نے سکول میں تعمیر ہونے والے ایک نئے تدریسی بلاک کا افتتاح فرمایا اور بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور سکول کے اُس چھوٹے سے کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں بطور پرنسپل حضور انور کا دفتر ہوتا تھا۔ حضور انور نے وزیٹر بک میں تحریر فرمایا۔

''الحمدللہ۔ سکول دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ سٹاف کے تمام ممبران اور خاص طور پر ہیڈ ماسٹر صاحب اور طلباء اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے عمدہ رنگ میں نبھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی برکات سے نوازے۔ آمین''۔ بعد ازاں حضور انور نے اپنے کیمرہ سے سکول کے بعض حصوں کی تصاویر اتاریں۔

پولیس فورس کے جون حکومت کی طرف سے حضور انور کے ساتھ مسلسل ڈیوٹی پر ہیں۔ پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکل اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلہ کی گاڑیوں کے آگے اور پیچھے چلتے ہیں۔

سکول کے وزٹ کے دوران اس پولیس اسکواڈ نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ہیڈ ماسٹر صاحب کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ یہ وہی مکان ہے جہاں حضور انور اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر رہے ہیں۔ گھر کے مختلف حصوں میں تشریف لے گئے اور پرانی یادیں تازہ فرماتے رہے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے سکول کی مسجد میں بھی تشریف لے گئے۔

جامعہ احمدیہ غانا میں ورود مسعود: سکول کے وزٹ کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر جامعہ احمدیہ کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور جامعہ احمدیہ پہنچے۔ جامعہ احمدیہ غانا کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اور مختلف گیٹ بنائے گئے تھے اور ان پر استقبالیہ بینرز لگے ہوئے تھے۔ پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ غانا مکرم حمیداللہ ظفر صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

جامعہ احمدیہ غانا کا آغاز 21/اپریل 1966ء کو سالٹ پانڈ میں ہوا تھا۔ اس کے پہلے پرنسپل مکرم مولوی محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری تھے۔ اب جامعہ اپنی نئی عمارت اکرافو میں شفٹ ہو چکا ہے۔ جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں استقبال کے لئے قریبی جماعتوں کے لوگ بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ اور اس علاقہ کے چیفس بھی آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان چیفس صاحبان کو ملاقات کا شرف بخشا۔ ان سے تعارف ہوا اور کچھ دیر ان کے ساتھ پرانی یادیں تازہ فرماتے رہے۔

اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں آم کا پودا لگایا۔ بعد ازاں جامعہ کے ہوسٹل اور کچن کا معائنہ

فرمایا۔ جامعہ کے احاطہ میں آم، ناریل، Pinapple وغیرہ کے درخت لگائے گئے ہیں اور نرسری بھی تیار کی گئی ہے۔

مسجد نور کا افتتاح: اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ جامعہ احمدیہ میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد ''مسجد نور'' کا افتتاح فرمایا۔ حضور انور نے دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادئیگی کے بعد مسجد میں ہی طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم حافظ ابراہیم صاحب نے کی۔ اور بشیر الدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ''یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِی'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد TOGO کے ایک طالب علم احمد آدم صاحب نے جامعہ احمدیہ کا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سال 2003ء میں جامعہ احمدیہ سالٹ پانڈ سے اکرافو موجودہ عمارت میں منتقل ہوا۔ 14/ مارچ 2004ء کو حضور انور نے جامعہ کی اس نئی عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت جامعہ میں 15 ممالک کے 209 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے بعد جامعہ کے ایک طالبعلم عبد القادر تراولے صاحب نے ''خلافت احمدیہ'' کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔ جامعہ احمدیہ کی عمارت کے ایک حصہ میں مدرسۃ الحفظ قائم ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طلباء کو سرٹیفکیٹ عطا فرمائے جو اس مدرسہ سے قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔

طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء جامعہ احمدیہ سے خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

سب طلباء جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں آپ نے مبلغ بننے کا فیصلہ کیا ہے۔ جیسا کہ رپورٹ میں ذکر کیا گیا ہے طلباء کی تعداد 209 ہے اور اللہ کے فضل سے 20 طلباء حافظ کلاس میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بحیثیت مبلغ آپ کی ذمہ داری کوئی چھوٹی، معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔ آپ کے کندھوں پر بہت بڑا بوجھ پڑنے والا ہے۔ جب جماعت پھیل رہی ہے، بڑھ رہی ہے تو آپ کی ذمہ داری بھی بڑھ رہی ہے۔ آپ نے دینی تعلیم کے حصول کا انتخاب کیا ہے۔ نو احمدیوں کی ٹریننگ اور ان کی تربیت کے لئے جو بڑی تعداد میں احمدی ہو رہے ہیں۔ قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح ان نئے داخل ہونے والوں کو سنبھالنا ہے۔ کس طرح ان کی تعلیم و تربیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْآ اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ:122)۔

مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ اُن کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہوتا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تا کہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ رپورٹ میں ہے 15 ممالک کے طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور افریقہ کے علاوہ دوسرے ممالک سے بھی آئے ہیں تا کہ دینی تعلیم حاصل کریں۔ دین سیکھو۔ آپ نے اپنی خواہش سے وقف کیا ہے تا کہ خدا کا پیغام پہنچائیں۔ اب آپ کا فرض ہے کہ محنت کریں اور اپنی پڑھائی پر پورا زور دیں۔ جماعتیں آپ کے انتظار میں ہیں کہ آپ فارغ التحصیل ہو کر واپس جائیں تو ان کو تعلیم دیں اور ان کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر آپ اپنی تعلیم پر توجہ نہیں دیں گے تو آپ نے اپنی ذمہ داری ادا نہیں کی۔ پھر آپ اُن لوگوں میں سے نہیں ہوں گے جنہوں نے دین سیکھنے کے لئے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ پس آپ اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ خدا تعالیٰ سے آپ کا قریبی تعلق ہو۔ اگر تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تو پھر یہ تعلیم حاصل کرنا بے فائدہ ہے۔ اگر آپ اپنے آپ کو بدلتے نہیں۔ آپ کی زندگی مکمل طور پر تبدیل نہیں ہوئی تو پھر آپ ایسے ہیں جیسے چھلکا ہوتا ہے بغیر دانے کے۔ پس آپ سچے مبلغ بنیں اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ جو اس وقت میدان عمل میں ہیں وہ بھی اس کو یاد رکھیں اگر اپنے آپ میں تبدیلی کریں اور پھر اپنے اردگرد کے حلقہ میں تبدیلی پیدا کریں تب آپ نے صحیح تعلیم حاصل کی ہے۔ اگر ایسا نہیں تو لوگ آپ پر انگلی اٹھائیں گے کہ تم ہم کو کیا تعلیم دے رہے ہو اور خود اپنے آپ کو نہیں دیکھتے کہ تمہارا اپنا عمل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (سورۃ ال عمران آیت نمبر 111)۔ تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب خدا تعالیٰ نے آپ کو بہترین امت قرار دیا ہے مسلمانوں میں سے سب سے بہتر قرار دیا ہے اور پھر آپ لوگ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور دینی علم سیکھ رہے ہیں تو اس بہترین امت میں ایک Step آگے ہیں اور گہرائی سے اسلام کا علم سیکھنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ سے گہرا تعلق ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے یہ مصمم ارادہ کیا ہے اور عہد کیا کہ ہماری زندگی اب ہماری نہیں رہی بلکہ خدا کی ہو گئی ہے۔ ہماری کوئی خواہش نہیں ہے، ہماری کوئی ذاتی خواہشات نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس جب اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں جائیں تو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا کے احکام کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ جو ایمان لانے والا ہے وہ جانتا ہے کہ خدا رحیم ہے اور خدا ہی ہے جو رزق عطا کرنے والا ہے۔ اگر آپ خدا کے ساتھ مخلص ہیں تو خدا تعالیٰ خود آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں کہ اب آپ کا وقف صرف غانا کے لئے نہیں ہے۔ جماعت آپ کو دوسرے ملکوں میں بھی بھجوا سکتی ہے۔ ان جگہوں پر بھی بھجوایا جا سکتا ہے جہاں تبلیغ ابھی شروع ہوئی ہے۔ چھوٹے چھوٹے جزیروں میں بھجوا سکتے ہیں جو جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس لئے افریقہ میں سے ہمیں مبلغ چاہئیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض یورپ میں مقرر ہوں، یورپین کو اسلام سکھانے کے لئے۔ ہمیشہ اپنا علم بڑھائیں اور بڑھاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ کہ صرف مذہبی علم میں ہی نہیں بڑھنا بلکہ دوسروں کو بھی یہ پہنچانا ہے اور ان کو بھی اسمیں بڑھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اپنی تعلیم کے حصول میں ایماندار ہوں، اپنے رویّوں میں تبدیلی پیدا کریں۔ اگر آپ اپنے اندر مکمل تبدیلی پیدا کریں گے تو خدا تعالیٰ خود آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔ خدا تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے اور آپ وہ مقاصد حاصل کر سکیں جن کی آپ سے توقع ہے تا کہ آپ اسلام کا سچا پیغام پھیلا سکیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن میں آمد: پونے چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جامعہ احمدیہ سے احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن (Potsin) کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل جامعہ احمدیہ کے سٹاف و طلبا نے حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ بیس 20 منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن پہنچے جہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول (Gomoa Potsin) کا آغاز ستمبر 1972ء میں ہوا۔ مکرم شریف احمد صاحب اس کے پہلے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ سکول کا آغاز 13 طلبا سے ہوا تھا اور چار اساتذہ تھے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے سکول کے طلبا کی تعداد ہزار سے اوپر ہے اور اساتذہ کی تعداد 53 ہے۔ جب حضور انور سکول پہنچے تو طلباء سڑک کے کنارے ہاتھوں میں رنگا رنگ جھنڈیاں لئے اپنے آقا کے استقبال کے منتظر تھے وہ جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کا استقبال کر رہے تھے اور اپنے روایتی انداز میں نعرے لگا رہے تھے۔ سکول کے ہیڈ ماسٹر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کے گلے میں سکارف پہنایا جس پر "Amass Potsin" کے الفاظ درج تھے۔ اس کے بعد سکول کے سٹاف ممبران اور بورڈ کے ممبران اور علاقہ کے چیفس صاحبان نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ سکول کے نیوی کیڈٹ نے سکول بینڈ کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔

احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن کی مسجد کا افتتاح: اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ سیکنڈری سکول پوٹسن کی مسجد کا افتتاح اور مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے مسجد کے اندر بھی تشریف لے گئے اور مسجد کا معائنہ فرمایا اور دعا کروائی۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 14 مارچ 2004ء کو اپنے دورہ غانا کے دوران رکھا تھا۔ حضور انور نے سکول کی وزیٹر بک پر اپنا نام لکھا اور اپنے دستخط فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور نے پودا لگایا۔

احمدیہ رقیم پریس Tema کا وزٹ اور پریس کی نئی عمارت کا افتتاح

سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پوٹسن سکول سے احمدیہ رقیم پریس Tema کے وزٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی گاڑیاں حضور انور کی گاڑی کو Escort کر رہی تھیں۔ سوا پانچ بجے حضور انور Tema پہنچے۔ ٹیما گریٹر اکرا ریجن کا ریجنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ جب حضور انور جماعت کے مرکز ٹیما پہنچے تو احمدیوں کی ایک کثیر تعداد نے پُر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ مشن سے باہر سڑک کے دونوں طرف کھڑے نوجوانوں نے جھنڈیاں ہلا ہلا کر حضور انور کا خیر مقدم کیا۔

رقیم پریس کی موجودہ نئی تعمیر ہونے والی عمارت احمدیہ مشن ہاؤس ٹیما کے احاطہ میں ہی ہے۔ رقیم پریس غانا کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں 12 انچ کی ایک چھوٹی آفسٹ مشین سے ہوا۔ یہ مشین شروع میں سنٹرل ریجن کے علاقے سالٹ پانڈ کے مشن ہاؤس میں رکھی گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں پریس کی مشینوں میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا اور بڑی

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

آفسٹ مشین، فلم بنانے والا کیمرہ، Binding مشین اور تین اطراف سے کاغذ کو کاٹنے والی مشینیں جماعت کے نیشنل ہیڈ کوارٹر اکرا میں عارضی طور پر لگائی گئیں اور پریس سالٹ پانڈ سے اکرا میں منتقل ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ دورۂ گھانا مارچ 2004ء میں پریس کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد TEMA میں رکھا تھا۔ پریس کی تعمیر نومبر 2006ء میں شروع ہو کر جولائی 2007ء میں مکمل ہوئی۔ یہ عمارت ایک بڑے ہال اور منسلکہ دفاتر جن میں کمپیوٹر روم، ڈارک روم، دو عدد سٹور، مینیجر آفس، میٹنگ روم اور استقبالیہ روم پر مشتمل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے حال ہی میں ان کو لندن سے ایک کاغذ کاٹنے والی مشین، بڑی پرنٹنگ مشین اور بائنڈنگ مشین اور دیگر اشیاء بھجوائی گئی ہیں۔ شروع میں یہ پریس صرف جماعتی کاموں کے لئے مختص تھا اب کمرشل بنیادوں پر بھی پریس نے کام شروع کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ٹیما (Tema) پہنچنے کے بعد سب سے پہلے پریس کی نئی عمارت کا افتتاح فرمایا اور بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور نے پریس کی عمارت اور مشینوں کا معائنہ فرمایا۔ اور انچارج رقیم پریس گھانا، راغب ضیاء الحق صاحب سے پریس کی کارکردگی اور مشینوں کے تعلق میں مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریس سے شائع ہونے والا لٹریچر بھی ملاحظہ فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احاطہ میں ایک پودا بھی لگایا اور آخر پر دعا کروائی۔

پانچ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹیما (Tema) سے اکرا (Accra) کے لئے روانہ ہوئے۔ چھ بجے حضور انور اکرا میں مشن ہاؤس پہنچے۔

غانا سے روانگی سے قبل الوداعی تقریب میں نائب صدر مملکت اور مختلف ممالک کے سفراء و دیگر اہم شخصیات کی شمولیت

آج غانا میں قیام کا آخری دن تھا۔ آج شام جماعت احمدیہ غانا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب اور پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔ اکرا مشن ہاؤس اور لان کو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama بھی اس تقریب میں تشریف لائے۔ اس کے علاوہ کنیڈین سفارت کار، علاقہ کے مختلف چیفس اور بعض دیگر نمائندے شامل ہوئے۔ جلسہ سالانہ غانا میں شمولیت کے لئے مختلف ممالک سے آنے والے بعض نمائندوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرداً فرداً سبھی مہمانوں سے ملے اور ان سے گفتگو فرمائی۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو الحاج ابراہیم بونسو صاحب نے پیش کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے لئے بڑی خوشی کا باعث ہے کہ آج مجھے خلیفۃ المسیح کے اعزاز میں دئے گئے استقبالیہ میں بلایا گیا ہے۔ چار سال قبل بھی میں اس استقبالیہ میں شامل ہوا تھا جو حضور انور کے اعزاز میں، حضور انور کے دورہ غانا کے موقع پر دیا گیا تھا۔

حضور انور نے یہاں غانا میں بطور مشنری ٹیچر اور ایگریکلچرسٹ کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ ٹمالے کے علاقے میں سب سے پہلے گندم اگانے کا کامیاب تجربہ حضور نے ہی کیا تھا۔

آج حضور انور کا غانا کا یہ دوسرا وزٹ صد سالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں ہے۔ گزشتہ سو سال میں احمدیہ مشن غانا نے بھی بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ ملک غانا کی ترقی میں جماعت احمدیہ نے بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ جماعت نے تعلیم، صحت اور زراعت کے میدانوں میں حکومت کی بہت مدد کی ہے۔

نائب صدر مملکت نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ احمدیہ مشن نے ہر قسم کی غانین سوسائٹی میں کام کیا ہے۔ خصوصاً غانین کی روحانی اقدار کو مضبوط کیا ہے اور دوسرے مذہبی لیڈران اور آرگنائزیشن کے ساتھ بھی تعاون بڑھایا ہے۔ احمدیہ مشن نے معاشرہ میں محبت، رواداری قائم کرنے کے سلسلہ میں بڑا اہم اور پُر امن کردار ادا کیا ہے اور دوسرے لوگوں اور مذاہب کے ساتھ روابط میں امن کے پہلو کو برقرار رکھا ہے۔

نائب صدر مملکت نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ کی موجودگی میں، مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے ملک کے لئے دعا کریں جب کہ ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ گورنمنٹ اور غانین کے لئے بھی دعا کریں۔ میں اس موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

حضور انور کا الوداعی تقریب میں خطاب

نائب صدر مملکت الحاج Aliou Mahama صاحب کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: مَیں نائب صدر مملکت غانا کا بہت شکر گزار ہوں۔ ان کا اور حکومت کا ہمیشہ جماعت کے ساتھ تعاون رہا ہے۔ پانچ سال پہلے جب وزٹ کیا تھا۔ اگر چہ یہ مسلم کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں جن کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھتے مگر آپ نے ہماری مسجد میں نماز پڑھی۔ ہمارے آپ کے ساتھ تعلقات پرانے ہیں۔ مجھے امید ہے جس طرح انہوں نے ماضی میں ہمارے ساتھ تعلق رکھا ہے مستقبل میں بھی اسی طرح رکھیں گے۔

حضور انور نے فرمایا احمدیہ جماعت غانا بھی ان تعلقات کو Enjoy کرتی ہے۔ آپ وائس صدر مملکت ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور اس سے بھی ہائی لیول پوسٹ پر لے کر جائے۔ میں ایک بار پھر سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو یہاں آئے ہیں۔ ان کا یہاں آنا ان کی جماعت کے ساتھ محبت کی عکاسی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نائب صدر مملکت ہمیشہ جماعت کی دعوت کو قبول کرتے ہیں جیسا کہ یہ جلسہ سالانہ غانا پر بھی آئے تھے۔ اس سے غانین کے کھلے دلوں کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایک بار پھر یہاں آنے کا بہت بہت شکریہ۔ آخر پر ایک جج صاحب نے اظہار خیال کی اجازت چاہی اور بتایا کہ مَیں اپنے بادشاہ کی نمائندگی کر رہا ہوں جو خود اس وقت ملک سے باہر ہیں۔ ان کی نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔

تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب صدر مملکت غانا کو صد سالہ خلافت جوبلی کا ایک سووینئر جو کرسٹل کی صورت میں تھا عطا فرمایا۔ جماعت غانا نے صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت احمدیہ غانا کی تاریخ باتصویر شائع کی ہے۔ حضور انور نے اس سووینئر کا ایک نسخہ بھی نائب صدر مملکت کو دیا۔ نیز اس موقع پر ایک ایک کاپی ہائی کمشنر کینیڈا اور بادشاہوں کے نمائندہ کو بھی عطا فرمائی۔ ساڑھے آٹھ بجے یہ تقریب دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد ناصر' تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔

22/اپریل 2008ء بروز منگل :

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد ناصر' اکرا میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور نے امریکہ اور یوکے سے آئے ہوئے احباب کے واپس جانے کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ان کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

گھانا سے روانگی اور نائیجیریا میں ورود مسعود: پونے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت غانا مرد و خواتین، بچے اور بوڑھے صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور کو دیکھتے ہی احباب نے نعرے بلند کئے۔ اور بچیوں نے اپنی مخصوص طرز پر گیت پیش کئے۔ حضور انور احباب کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بڑے رقت آمیز مناظر تھے۔ یہی عشاق جو کل تک ہنستے مسکراتے اور خوشی و مسرت سے پھولے نہ ساتے تھے آج ان کے چہرے اداس تھے اور آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو رہی تھیں۔ ان کا پیارا محبوب ان سے رخصت ہو رہا تھا اور جدائی کے لمحات سر پر آپہنچے تھے۔ اس پُر سوز اور دعاؤں سے پُر ماحول میں گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اکرا مشن ہاؤس سے ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ پولیس کی گاڑی اور موٹر سائیکل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو Escort کر رہے تھے۔ بارہ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور اکرا کے انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے۔ حضور انور کی ایئر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول اور امیگریشن کی کارروائی مکمل کی جا چکی تھی۔

ائرپورٹ VIP لاؤنج میں اخباری نمائندہ سے گفتگو

VIP لاؤنج میں اخبار کے ایک نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا کہ آجکل انڈونیشیا سے خبریں آرہی ہیں کہ وہاں جماعت پر پابندی لگنے کا امکان ہے۔ اس پر آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: ابھی تو پابندی نہیں لگی۔ اگر انہوں نے کوئی کارروائی کرنی بھی ہو تو اس میں دیر لگے گی۔ پارلیمنٹ وغیرہ Involve ہو گی۔ وہاں ملاں کا زور ہے۔ اگر وہ بَین کرنا چاہتے ہیں تو پاکستان میں بھی ہمارے خلاف قانون بنے ہیں اور پابندیاں لگی ہیں۔ ان پابندیوں کے نتیجہ میں جماعت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے اور 189 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ ہم نے تو بہر حال آگے بڑھنا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Omaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص ۔
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ساڑھے بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا اور مکرم طاہر Hammond صاحب ڈپٹی وزیر داخلہ غانا حضور انور کو جہاز کے اندر تک چھوڑنے آئے۔ Aero Contactor ائیر لائن کی پرواز AJ564 اپنے وقت پر اکرا سے لیگوس (LAGOS) نائجیریا کے لئے روانہ ہوئی۔

نائجیریا میں ورود مسعود

قریباً پچاس منٹ کی پرواز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز نائجیریا کے مقامی وقت کے مطابق دو بجکر 40 منٹ پر لیگوس (نائجیریا) کے Murtala Muhammad International Airport پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر مکرم ایم فشولا صاحب امیر جماعت نائجیریا، عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائجیریا، صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب میڈیکل ڈائریکٹر Apapa Hospital لیگوس نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا۔ صدر لجنہ اماء اللہ نائجیریا نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا۔ جہاز کے دروازہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے Federal Aviation کے اعلیٰ افسران، مینیجر 'Murtala Muhammad' ائیر پورٹ امیگریشن سروسز کے ڈپٹی کنٹرولر اور Egensy State Security کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ سبھی نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ استقبال کرنے والے یہ سبھی احباب حضور انور کی معیت میں VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ VIP لاؤنج میں نائجیرین سینٹ کے ڈپٹی پریذیڈنٹ نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

لیگوس ائیر پورٹ پر پریس کانفرنس

VIP لاؤنج میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیر پورٹ میں ہی واقع پریس سنٹر میں پریس کانفرنس کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں پہلے سے ہی 32 میڈیا ہاؤسز، تین ٹیلی ویژن، چھ ریڈیوز اور 22 ملکی اخبارات اور وائس آف امریکہ کے 40 سے زائد نمائندے موجود تھے۔

ایک نمائندے کے اس پہلے سوال کے جواب پر کہ آپ کے یہاں آنے کا مشن اور مقصد کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال ہم صد سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات مئی 1908 سے لے کر اب تک خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ ساری دنیا کی جماعتوں میں یہ تقریبات منائی جا رہی ہیں۔ یہاں بھی ان تقریبات کے سلسلہ میں پروگرام ہیں اور میرا یہاں آنے کا یہ مقصد ہے کہ اپنے بھائیوں سے محبت اور پیار بانٹا جائے۔

جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی خدمات کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت ہر جگہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے تیار کھڑی ہے۔ افریقہ میں بھی یہ خدمات جاری ہیں اور دوسرے ممالک جہاں بھی تباہ کاریاں ہوتی ہیں سیلاب اور زلازل آتے ہیں وہاں جماعت متاثرین کی خدمت کے لئے ہمیشہ سب سے پہلے صف اول میں ہوتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے دنیا میں تعلیم پھیلانی ہے اس لئے باقاعدہ ایک جماعتی سکیم کے تحت افریقہ میں بے شمار سکول کھولے گئے ہیں۔ اسی طرح ہم نے بہت سے ہسپتال بھی کھولے ہیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں جہاں بغیر کسی مذہب وملت اور رنگ ونسل کی تمیز کے عوام الناس کی خدمت کی جارہی ہے اور غریبوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔

ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اُس نے احمدیہ سکول سے تعلیم حاصل کی ہے، کیا آپ کے سکول میں صرف احمدی بچے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں یا بعض دوسرے مذاہب کے بھی۔ حضور انور نے اس کے سوال کے جواب میں اُس جرنلسٹ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ خود احمدیہ سکول میں پڑھے ہیں اور آپ احمدی نہیں ہیں۔ فرمایا ہمارے بعض سکول ایسے بھی ہیں جہاں تو ے فیصد طلباء عیسائی یا دوسرے مذاہب کے ہیں جن کو معمولی فیس کے ساتھ تعلیم دی جارہی ہے اور غریب طلباء کو فری تعلیم دی جاتی ہے۔

یہ پریس کانفرنس تقریباً 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر نائجیرین یونین آف جرنلسٹس کے عہدیداروں نے حضور انور کا پریس کانفرنس میں شرکت کرنے اور سوالوں کے جواب دینے پر شکریہ ادا کیا۔ جرنلسٹ نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ جماعت نے صحافت کے میدان میں نائجیریا کی بہت خدمت کی ہے۔ پچاس کی دہائی میں نسیم سیفی صاحب ہمارے نائجیرین یونین آف جرنلسٹس کے وائس پریذیڈنٹ تھے۔ ان کی اس سلسلہ میں بڑی خدمات ہیں۔ ہم ان کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔

پریس کانفرنس کے اختتام پر تین بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیر پورٹ سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے والہانہ نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ بچیوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ بچیوں کے ایک گروپ نے استقبالیہ گیت پیش کئے۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔ سیکیورٹی پر موجود خدام کے علاوہ بعض خدام نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر حضور انور کی تصویر اور صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو (LOGO) پرنٹ تھا۔ خدام جگہ جگہ یہ بینرز اٹھائے کھڑے تھے۔

احمدیہ مشن ہاؤس اجوکورو میں والہانہ استقبال

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر استقبالیہ تقریب کا اہتمام احمدیہ مشن ہاؤس اوجوکورو (Ojokoro) میں کیا گیا تھا۔ ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیرپورٹ سے مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔ انیس گاڑیوں پر مشتمل قافلہ کو لیگوس سٹیٹ پولیس نے Escort کیا۔ راستے میں مختلف مقامات پر خدام ڈیوٹی پر موجود تھے اور استقبالیہ بینرز اٹھائے ہوئے تھے۔

قریباً 40 منٹ کے سفر کے بعد چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس اوجوکورو میں ورود مسعود فرمایا۔ جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت مرد وزن نے اپنے پیارے آقا کا استقبال نعرے بلند کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعہ پر احباب جماعت، بچوں اور بچیوں نے صد سالہ خلافت جوبلی اور نائجیریا کے قومی پرچم کی جھنڈیاں اٹھا رکھی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نائجیریا نے حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا۔ بعد ازاں حضور انور ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو اردو زبان میں مختلف نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے۔ اس کے بعد اطفال الاحمدیہ نے مارشل آرٹ کا مظاہرہ کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا ہے۔

جماعت کے اس اوجوکورو (Ojokoro) مرکزی کمپلیکس میں بڑی مرکزی مسجد 'مسجد طاہر' مشن ہاؤس، جماعتی دفاتر، ذیلی تنظیموں کے دفاتر، احمدیہ رقیم پریس اور احمدیہ ہسپتال کی وسیع عمارت اور تین جماعتی گیسٹ ہاؤسز موجود ہیں۔ جماعت احمدیہ نائجیریا کا یہ مرکزی مشن لیگوس Abeokuja جانے والی ہائی وے پر واقع ہے۔ ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طاہر میں تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ سے باہر امیر صاحب نائجیریا، مبلغ انچارج صاحب نائجیریا سے دورہ کے پروگراموں اور بعض انتظامی امور سے متعلق گفتگو فرمائی۔ اجامعہ احمدیہ غانا کا آغاز SEME بارڈر بینن سے متعلق تفصیلات دریافت فرمائیں جہاں سے اگلے دن حضور انور نے ملک بینن (BENIN) کے لئے روانہ ہونا تھا۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اپاپا لیگوس اور ڈاکٹر ذوالفقار صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو سے گفتگو فرمائی اور ہسپتالوں کی پراگریس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ڈاکٹر ذوالفقار صاحب نے حضور انور کو بتایا کہ امسال ALIMOSHO لوکل گورنمنٹ نے ان کے ہسپتال کو BEST قرار دیا ہے۔

اس موقع پر ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب نے اپاپا (APAPA) ہسپتال کے لئے خریدی گئی نئی ایمبولینس کے معائنہ اور افتتاح کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایمبولینس کا معائنہ فرمایا اور اس میں موجود مختلف سہولیات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر ایمبولینس کو سٹارٹ بھی کیا۔ ایمبولینس کے معائنہ کے بعد آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لائے۔

جماعت احمدیہ گھانا کی وزیٹر بُک میں تأثرات کا اظہار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ غانا کے اختتام پر جماعت احمدیہ غانا کی وزیٹر بک پر اپنے درج ذیل تاثرات کا اظہار فرمایا۔

''الحمد للہ۔ جلسہ سالانہ غانا اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی بارش کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ جماعت کا انتظامی سیٹ اپ اور کارکنان کی طوعی خدمات قابل ستائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت غانا کو اور خاص طور پر تمام کارکنان کو اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ غانا کو خلافت کی محبت میں بڑھاتا چلا جائے اور وہ نظام خلافت کو پہلے سے زیادہ عزیز جانیں۔ اللہ کرے کہ یہ جلسہ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھنے کے لئے نئے نئے راستے کھولنے کا موجب بن جائے۔ آمین۔''

(باقی آئندہ شمارہ میں)

۞۞۞۞۞۞

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

فون ریلوے روڈ 00-92-476214750

فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان 00-92-476212515

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت

بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان تقاریب وجلسوں کا انعقاد

جالندھر (پنجاب):۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ نماز تہجد میں شرکت کیلئے مشن ہاؤس سے دور رہنے والے احباب جماعت رات کو ہی مشن ہاؤس میں تشریف لے آئے تھے تاکہ نماز تہجد میں شامل ہوسکیں۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا جو آیت استخلاف کی روشنی میں تھا اس کے بعد تمام احباب نے تلاوت قرآن پاک کی۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام کو بہتر بنانے کیلئے انصار، خدام واطفال کی ڈیوٹیاں لگائی گئی تھیں۔ جس میں ہر ایک نے بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد خاکسار نے مسجد بشیر جالندھر کی چھت پر لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے لئے مہمانانِ خصوصی کے طور پر مکرم مہتاب محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ دولتپور جالندھر۔ مکرم روشن خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دولتپور ڈھڈا نے شرکت کی۔ مکرم مولوی سلیم احمد خان صاحب معلم گورایا کی تلاوت قرآن پاک۔ مکرم منکت علی صاحب کی نظم کے بعد مکرم شیخ سیف الرحمٰن صاحب معلم جالندھر مکرم مولوی عبدالقیوم خان صاحب نے تقریر کی۔ خاکسار نے موجودہ دور میں خلافت کی ضرورت واہمیت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے شکریہ احباب وصدارتی خطاب کے بعد دعا کرائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب Live سنا گیا اور دعا میں تمام حاضرین شامل ہوئے۔ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا پروگرام بہت ہی شاندار رہا۔ جس میں لوکل احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی اور بھرپور تعارف دیا۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے احباب اپنی اپنی جماعت میں جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی میں شرکت کی غرض سے نیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطاب سننے کی غرض سے تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ پنڈوری خاص۔ جماعت احمدیہ ریڑواں۔ شاہ کوٹ۔ دولتپور۔ ڈھڈلا۔ تاش پور۔ اور گورایا جالندھر میں ۱۳ مقامات پر پروگرام رکھا گیا تھا۔

جماعت احمدیہ کوگاں سدانہ: اس جماعت کے ساتھ قریب کے تین مزید گاؤں کو شامل کرتے ہوئے ایک جگہ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا پروگرام رکھا گیا تھا کیونکہ کوگاں میں ڈش انٹینا کا انتظام تھا۔

اس جماعت میں بھی اور دیگر تمام جماعتوں میں یوم خلافت کے پروگراموں کا نماز تہجد سے آغاز کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن کا بھی انتظام کیا گیا۔ نیز احباب جماعت کو تلاوت قرآن پاک کی تلقین کی گئی۔ اسی طرح کتاب الوصیت سے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی۔ خلافت ثانیہ احباب جماعت کو پڑھ کر سنائی گئی۔ اسی طرح کوگاں میں بھی مسجد احمدیہ نور میں تلاوت قرآن کے بعد پیشگوئی کے الفاظ کتاب سے پڑھ کر سنائے گئے۔ درمیان میں وقفہ تھا۔ گیارہ بجے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم فقیر محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوگاں تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ عزیزم عمران خان صاحب کی۔ منظوم کلام عزیزم محمد اشرف صاحب نے خوش الحانی سے سنایا بعدہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب خالد۔ مکرم مولوی قریشی عبدالشکور صاحب معلم کوگاں نے تقریر کی۔ جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی میں احباب جماعت کے علاوہ 150 غیر مسلم مرد وزن بھی شامل ہوئے۔ دو سابقہ سرپنچ ایک موجودہ سرپنچ ایک پنچایت ممبر صاحب بھی شامل ہوئے۔ اور مکرم گیانی نرل سنگھ صاحب پاٹھی گوردوارہ کوگاں بھی شامل ہوئے اس موقع پر شاملین جلسہ کیلئے تواضع کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ تمام مشن ہاؤس ومساجد میں چراغاں کیا گیا۔ مسجد احمدیہ نور کوگاں کو بھی سجایا گیا۔ اس موقعہ پر سابقہ سرپنچ شری منوہر سنگھ جی نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات کو سراہتے ہوئے اپنے تاثرات بیان کئے موصوف نے بیان کیا کہ ان نیک ارادوں میں ہم سب نگر نواسی جماعت احمدیہ کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلیں گے۔

اسی طرح تمام حاضرین نے کوگاں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب Live دیکھا اور سنا۔

ڈرولی۔بادووال۔ میگووال:۔ 27 مئی کو مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب معلم ڈرولی بادووال اور میگووال میں وقفے وقفے سے تینوں مقامات پر جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا پروگرام رکھا گیا۔ اور تلاوت ونظم کے بعد خلافت احمدیہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ نیز احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ ڈرولی اور بادووال میں ایم ٹی اے کا انتظام ہے جس سے استفادہ کرتے ہوئے حاضرین نے Live پروگرام بھی سنا اور دیکھا۔

دسوھا: دسوھا ضلع ہوشیارپور میں حسب پروگرام جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منایا گیا۔ جو کہ زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت عزیزم امین خان کی تلاوت اور شیرو خان کی نظم سے ہوا۔ مکرم مولوی سید عبدالمؤمن صاحب نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی منانے کے تعلق سے تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی اور احباب جماعت کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

ریڑواں:۔ ساڑھے نو بجے مکرم لعل دین صاحب صدر جماعت احمدیہ ریڑواں کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد اشرف الہدیٰ معلم جماعت احمدیہ ریڑواں نے اسلام میں خلافت کی غرض اور خلافت کی برکات اور اہمیت بیان کی جلسہ میں گاؤں کے معززین بھی شامل ہوئے۔ آخر میں صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروائی۔ حاضرین کی تواضع بھی کی گئی۔

کھیرڑ اچھروال:۔ کھیرڑ اچھروال میں گذشتہ سال میں ہی ایک نہایت دیدہ زیب مسجد ومشن ہاؤس تعمیر ہوا ہے جس کی سفیدی باقی تھی اس موقع پر اس کو مکمل کروایا گیا اور 27 مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی والے دن سجایا گیا تھا۔ کھیرڑ اچھروال کے علاوہ درج ذیل قریب وجوار کے گیارہ دیہات کے احباب مرد وزن میں 27 مئی کو شامل ہوئے جیسے لنگردر۔ پنڈوری۔ گنگ سنگھ۔ اجنوہا۔ بانچھہ۔ کھڑودی۔ سیلہ۔ اٹوالہ۔ بھام۔ بووال۔ پٹی اور پٹھلاوہ۔ جلسہ کے اختتام سے قبل ہی تمام مہمانان کرام اور زیر اثر ہندو اور سکھ احباب کی ضیافت کا انتظام کیا گیا دو بجے ظہر وعصر نمازیں جمع کی گئیں بعد جلسہ خلافت احمدیہ جوبلی کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم ماسٹر عباد علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کھیرڑ اچھروال شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک مکرم مولوی نصیر الدین صاحب حافظ معلم سلسلہ نے کی۔ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ مکرم مولوی عبدالمنان صاحب معلم بھام، جلووال نے پیش کیا بعدہ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ندیم، مولوی عبدالمنان صاحب نے تقریر کی۔ دعا کے بعد پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب Live تمام حاضرین نے بڑے ذوق وشوق سے سنا اور دیکھا۔

اُپل بھوپا:۔ 27 مئی کو سنٹر اپل بھوپا میں جلسہ خلافت احمدیہ جوبلی زیر صدارت مکرم سردار محمد صاحب کامریٹ تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ عزیزم نصرت محمد صاحب نے پیش کیا اور مکرم مولوی شمس الدین خان صاحب نے خلافت کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

ہوشیارپور: حسب پروگرام مکرم مولوی نصر الحق صاحب معلم ہوشیارپور کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے جلسہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا آغاز ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم مولوی نصر الحق نے حاضرین کے سامنے برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(محمد سلیم مبشر راجوری۔ سرکل انچارج جالندھر وہوشیارپور)

شولاپور (مہاراشٹر): مورخہ 8 جون شام چھ بجے زیر صدارت مکرم انصار علی خان صاحب معلم وصدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کمیٹی شولاپور جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم قاری شفاعۃ اللہ منڈل صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا ایک روز قبل ایک پریس کانفرنس کی گئی جس سے اس جلسہ میں علاقہ کے مشہور سوشل ورکر وایم ایل اے جناب آڈم ماسٹر صاحب سی پی ایم جناب منوج پاٹل IPS سپرنٹنڈنٹ آف پولیس جناب دھرمنا ساول صاحب سابق میئر وممبر آف پارلیمنٹ، جناب لکشمن مہاراج چوہان صدر وشو ہندو پریشد شولاپور، محترمہ ایڈوکیٹ سدھا دیشکھ جی (سادھوی) صدر جہینہ مخالف کمیٹی شولاپور نے شامل ہوکر جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے نیک تاثرات ظاہر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ فرمایا۔ اس موقع پر مرکز قادیان سے آنے والے نمائندگان مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم، ناظر دعوۃ الی اللہ بھارت۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین کی تقاریر کو بھی جلسہ میں شریک معززین وعوام نے بہت ہی پسند کیا۔ اور جلسہ میں شریک میڈیا اور مختلف اخبارات میں اوّل صفحہ پر مع تصاویر دونوں کی تقاریر کو ہی ہیڈ لائن بنایا۔

اس جلسہ میں مکرم انصار علی خان صاحب معلم وصدر جوبلی کمیٹی شولاپور کے ذریعہ سنائی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی نظم ”اپنے دیش میں اپنی بستی میں اک اپنا بھی تو گھر تھا“ کو بھی کافی اہمیت دیتے ہوئے پنیہ نگری نامی اخبار نے اس کا تذکرہ کیا۔ بعد اختتام تقاریر خاکسار نے شرکا جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ مہاراشٹر، مرکزی وزیر گورنمنٹ آف انڈیا وگورنر آف مدھیہ پردیش کے علاوہ دیگر افسران کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

اس جلسہ میں پیغامات ارسال کرنے والے حکام کے نام مع عہدہ اسطرح ہیں۔

۱۔ عزت مآب سشیل کمار شندے (مرکزی وزیر حکومت ہند) نئی دہلی ۲۔ والاش راؤ دیشکھ (وزیر اعلیٰ) ممبئی۔ مہاراشٹر۔ ۳۔ بلرام جاکھڑ (گورنر) بھوپال۔ مدھیہ پردیش۔ ۴۔ پی کے تواری (آئی جی)۔ ساگر۔ مدھیہ پردیش۔ ۵۔ وجیئے کمار سنگھ (آئی جی)۔ جبلپور۔ مدھیہ پردیش۔ ۶۔ وشوجیت مہاپاترا (آئی جی) جبلپور۔ مدھیہ پردیش۔ ۷۔ اشوک کامٹے (کلکٹر ومجسٹریٹ) شولاپور۔ مدھیہ پردیش۔ ۸۔ منیش سنگھ (کلکٹر ومجسٹریٹ) نرسنگھ۔ مدھیہ پردیش۔ ۹۔ ایس کے سکسینہ (سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) ہوشنگ آباد۔ مدھیہ پردیش۔ ۱۰۔ انشومان سنگھ یادو (سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) اندور۔ مدھیہ پردیش۔ ۱۱۔ ہری نارائن چاری مشرا (سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) بالاگھاٹ۔ مدھیہ پردیش۔ ۱۲۔ ڈاکٹر آنند چھابڑا (سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) مہاسمند۔ مدھیہ پردیش۔ ۱۳۔ دتاترے منڈلک (سپرنٹنڈنٹ آف پولیس) عثمان آباد۔ مہاراشٹر۔ بعد اختتام جلسہ جب پولیس واپس لوٹ گئی تو جلسہ گاہ کے باہر کچھ شرپسند نوجوانوں نے ہمارے ایک معلم مکرم شیخ اقبال نامی عارضی معلم کے ساتھ مار پیٹ کردی اور جھگڑا کیا۔ خاکسار نے فوری طور پر کمشنر آف پولیس کو بذریعہ فون اس معاملے کی اطلاع دے دی تو بروقت پولیس نے ایک لڑکے کو دبوچ کو مختلف دفعات کے تحت گرفتار کرلیا یہ نوجوان ایک دیوبندی مولوی تھا۔ اگلے روز مورخہ 9.6.08 کو شولاپور سرکل کی ”ماتن ھلی“ نامی جماعت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں عزت مآب سدھارام مہترے جی وزیر داخلہ صوبہ مہاراشٹر بطور معزز مہمان شریک ہوئے موصوف وزیر داخلہ صاحب کا استقبال کرکے گلپوشی کی گئی۔ موصوف وزیر داخلہ صاحب نے احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کئے جارہے ”قومی یکجہتی“ حب وطن پر مبنی کام کی بہت ہی تعریف کرتے ہوتے جماعت کا شکریہ ادا کیا ومبارک باد دیتے ہوئے ہر ممکن تعاون دینے کا وعدہ کیا۔ مورخہ 10.6.08 کو موضع گوڈ گاؤں میں جماعت کی طرف سے تعمیر کرائی گئی مسجد کا مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے افتتاح کیا اس کے چند گھنٹوں بعد ہی موضع چنچولی میں بھی ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم انصار علی خان صاحب معلم کمیٹی شولاپور اور مکرم غلام نبی خان صاحب معلم نے خصوصی تعاون کیا۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ مخالفین کو ان کے منصوبوں میں پوری طرح سے ناکام ونامراد کرتے ہوئے تمام تر احمدیوں کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے وہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

(عقیل احمد سہارنپوری۔ سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17365:: میں عبدالاول ملا ولد حبیب الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن نزار بھٹیا ڈاکخانہ نزار بھٹیا ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.10.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔1.25 بیلہ مع مکان جس کی موجودہ قیمت 75000 روپے نزار بھٹیا میں 17-5R نمبر ہے۔زرعی زمین 2 بیگہ جس کی موجودہ قیمت پچاس ہزار روپے۔مشترکہ زمین ایک بیگہ جس کی قیمت 10000 روپے ہے نزار بھٹیا میں 23-5R نمبر۔خاکسار کو ماہوار 7499 روپے ملتے ہیں بعد وضعات 4299 روپے وصول ہوتے ہیں خاکسار LIC کا سرکاری ملازم ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4299 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ امان علی العبد عبدالاول ملا گواہ سلطان صلاح الدین کبیر

وصیت 17366:: میں شیخ عبدالجلیل بنگالی شیخ ولد حاجی عبدالجلیل قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن تپاجولی ڈاکخانہ بالیکوری ضلع برپیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔72 لسا مع مکان جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے نمبر 173-AS/16R ہے۔تین بیگہ زرعی زمین موضع تپاجولی آسام جس کی موجودہ قیمت 60,000 روپے ہے۔ندی میں ہے چار بیگہ جس کی موجودہ قیمت 10000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3811 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نعمت علی العبد شیخ عبدالجلیل گواہ عبدالبارق

وصیت 17367:: میں علی حسن احمد ولد قشم علی احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن گرنماری ڈاکخانہ بھاھر پام ضلع برپیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔آبائی جائیداد ساڑھے تین بیگہ زمین مع مکان موضع گرنماری میں 12ER/16A جس کی موجودہ قیمت 11,0000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حنیف الدین العبد علی حسن احمد گواہ ازہر علی

وصیت 17368:: میں عبدالواحد ملا ولد عظیم الدین ملا مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن شید حاباری ڈاکخانہ بستی ضلع گوالپارہ گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.05.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔6 بیگہ زمین مع مکان جس کی موجودہ قیمت دو لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ نعمت علی العبد عبدالواحد ملا گواہ عبدالرحیم

وصیت 17369:: میں حبیب الرحمٰن منڈل ولد امید علی منڈل مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن شجاپارہ ڈاکخانہ کرتن پارہ ضلع بنگائی گاؤں صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے ڈیڑھ بیگھہ زمین مع مکان قیمت ایک لاکھ روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3946 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شاہ جہان علی العبد حبیب الرحمٰن منڈل گواہ امان علی

وصیت 17370:: میں عبدالبارق احمد ولد محمود ولایت حسین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن بالیکوری ڈاکخانہ بالیکوری ضلع برپیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔1.75 بیگھہ زمین مع مکان جس کی موجودہ قیمت ڈیڑھ لاکھ روپے ہے۔دو بیگھہ زرعی زمین قیمت 80 ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ امان علی العبد عبدالبارق احمد گواہ نعمت علی

وصیت 17371:: میں جلیم الدین ولد طیب الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن بوگری گوری ڈاکخانہ چکرمباری ضلع برپیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔زمین ایک بیگھہ مع مکان قیمت تیس ہزار۔کھیتی باڑی کیلئے دو بیگھہ زمین موجودہ قیمت چالیس ہزار روپے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ اظہر علی العبد جلیم الدین گواہ علی حسن احمد

وصیت 17372:: میں ازہر علی ولد مسر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن دیوکڑا ڈاکخانہ کلکیا ضلع برپیٹا صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3180 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد حسین علی العبد ازہر علی گواہ حنیف الدین

وصیت 17373:: میں ابوبکر صدیق ولد عبدالقادر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن حلاپکھری ڈاکخانہ بلدماری خیر ضلع گوالپاڑہ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد حسب ذیل ہے۔والدین کی وراثت تقسیم نہیں ہوا۔ایک ٹکڑا زمین 32 لسا لیا ہے جس قیمت چالیس ہزار ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3364 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ فیضان احمد العبد ابوبکر صدیق گواہ ظہیر الاسلام

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

"اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں"

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 31 July 2008 | Issue No. 31

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اس سال کا جلسہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے اور اس سو سال میں اللہ کے فضلوں رحمتوں اور نصرتوں کی بارش کے شکرانے کیلئے جمع ہونے کی وجہ سے یہ جلسہ ایک اہمیت کا حامل بن گیا ہے۔ بوڑھے، جوان، مرد اور عورت ہر احمدی کے دل میں اس کی خاص اہمیت ہے

یاد رکھیں کہ جلسہ میں شمولیت کا مقصد خالصۃً للّٰہی ہونا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔ ان دنوں میں اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ یہ عبادتیں اور نمازیں ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۵ رجولائی ۲۰۰۸ء بمقام حدیقۃ المہدی لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج انشاء اللہ باقاعدہ افتتاح کے ساتھ شام کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال کا جلسہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے اور اس سو سال میں اللہ کے فضلوں رحمتوں اور نصرتوں کی بارش کے شکرانے کیلئے جمع ہونے کی وجہ سے یہ جلسہ ایک اہمیت کا حامل بن گیا ہے۔ بوڑھے، جوان، مرد اور عورت ہر احمدی کے دل میں اس کی خاص اہمیت ہے اور اس اہمیت کے پیش نظر اس سال زیادہ مہمانوں کی آمد کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنے انتظامات میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ معمولی کمیوں کے علاوہ جو ایسے وسیع انتظامات میں رہ جاتی ہیں عمومی طور پر انتظامات بہتر رہیں گے۔

ایک لمبے تجربہ نے احمدیوں کو جلسہ سالانہ کے انتظامات کا تجربہ کار بنا دیا ہے اور پھر جب احمدیت کی دیوانگی اس میں شامل ہو جاتی ہے اور اس لئے بھی کہ یہ خلافت جوبلی کا سال ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ اور یہ جذبے ہر ملک میں نظر آ رہے ہیں۔ چاہے گھانا کی پرانی جماعتوں کے جلسے ہوں یا بینن افریقہ کی نئی جماعت کا جلسہ یا امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ہوں۔ الحمدللہ کہ جرمنی کے جلسے اپنی وسعت کے اعتبار سے برابر برابر ہوتے ہیں مگر اس سال گھانا کا جلسہ تعداد کے لحاظ سے آگے نکل گیا ہے فرمایا: میں پاکستان کا ذکر نہیں کرتا وہاں 24 سال سے جلسے منعقد کرنے نہیں دئے جا رہے۔ پتہ نہیں اس امن پسند جماعت سے ان کو کیا خوف ہے۔ پاکستان کے حالات کیلئے بہت دعا کریں وہاں کے ملکی حالات بہت خراب ہیں۔ معلوم نہیں وہاں کے حکمران اس ملک کو کہاں لے جا رہے ہیں۔ مولویوں کو اس سال حکومت میں وہاں حصہ نہیں ملا تو وہ اس کا بدلہ لے رہے ہیں اور جگہ جگہ فساد کر کے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور حکمران اور سیاست دان بجائے ان کی مفسدانہ حرکتوں کو سختی سے کچلنے کے ان سے مرعوب ہیں۔ بہرحال اللہ رحم کرے۔ پاکستان کے احمدیوں کیلئے دعا کریں کہ وہاں بھی آزادی سے سکھ کا سانس لے سکیں۔ وہاں کے ظالمانہ قوانین کا خاتمہ ہو اور اللہ ان حکمرانوں کو عقل دے۔

فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں نے جلسہ سالانہ کے کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ کارکنان جذبے سے کام نہیں کرتے۔ اللہ کے فضل سے کارکنان بہت جذبے سے کام کرتے ہیں۔ گذشتہ سال اللہ نے کارکنوں کو موسم کی وجہ سے نیا تجربہ کروا دیا لیکن پھر بھی اللہ کے فضل سے کارکنان نے بڑے احسن رنگ میں ڈیوٹیاں دیں۔ مشکلات کا سامنا اپنے اپنے دائرے میں ہر شعبہ کو کرنا پڑتا ہے لیکن گذشتہ سال کے موسم سے خدام کو نئے تجربے ہوئے ہیں۔ خدام جو ابھی صرف سڑکوں کے ماہر تھے اب کیچڑ کے بھی ماہر ہو گئے ہیں۔ آنے والے مہمانوں سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کارکنان تو محنت سے کام کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے لیکن مہمانوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں جو انہوں نے نبھانی ہیں۔ پہلے تو یہ یاد رکھیں کہ جلسہ میں شمولیت کا مقصد خالصۃً للّٰہی ہونا چاہئے۔ اور اس میں سب سے اہم چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔ ان دنوں میں اپنے اندر ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ یہ عبادتیں اور نمازیں ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ تمام نمازیں وقت پر پڑھنے کی کوشش کریں بلکہ باجماعت نمازیں ادا کریں۔ پھر یہاں جلسہ گاہ میں تو جلسہ کے دنوں میں اجتماعی تہجد کا انتظام ہوگا لیکن دوسری قیام گاہوں میں بھی تہجد اور دوسری نمازوں کی پابندی کریں۔ جو گھروں میں رہ رہے ہیں وہ بھی کسی قریبی سنٹر یا مسجد میں جا کر شامل ہوں۔ لندن میں رہنے والے خود بھی پابندی کریں اور اپنے مہمانوں کو بھی پابندی کرائیں۔

یاد رکھو کوئی تقریر اس وقت تک فائدہ نہیں دے گی جب تک نمازوں کا پورے شوق سے حق ادا نہ کرو۔ یہ خلافت جوبلی کا سال ہے اور جہاں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت کا ذکر فرمایا ہے اس میں بتایا ہے کہ وہ لوگ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور آیت استخلاف سے اگلی آیت میں فرمایا کہ عبادت کا پہلا قدم ہی قیام نماز ہے اور قیام نماز کیا ہے؟ قیام نماز باجماعت نماز پڑھنا، وقت پر پڑھنا اور سنوار کر پڑھنا ہے۔ پس نمازوں کی طرف توجہ دیں اور وہی کریں کہ ان دنوں کی نمازوں کی عادت ہمیشہ آپ کی زندگیوں کا حصہ بن جائے اور یہی چیز انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کے لئے تمکنت کا باعث بنے گی اور جماعتی طور پر بھی۔ ایمان کی جڑ نماز ہے اور یہ جڑ اس طرح دل میں لگانی ہوگی کہ جو چاہے گزر جائے لیکن اس جڑ کو نقصان نہ پہنچے کیونکہ نمازوں کی کمزوری ایمان کی کمزوری ہے۔ اور ایمان کی کمزوری خلافت سے تعلق میں کمزوری پیدا کرتی ہے۔ پس نمازوں کی حفاظت کریں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ نمازیں ہماری حفاظت کریں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نماز تضرع اور انکساری سے ادا کرنی چاہئے اور اس میں دین و دنیا کیلئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

والذین ھم علی صلوتھم یحافظون۔ کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور انسان کی پیدائش کی حقیقت یہی ہے کہ وہ نماز کی حقیقت سیکھے۔ اس سے سب بلائیں دور ہوتی ہیں لیکن نماز سے رسمی نماز مراد نہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اسلئے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خدا تو غنی عن العالمین ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے۔ یاد رکھو کہ نماز ایسی چیز ہے جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی مگر یہ نماز پڑھنا انسان کے اپنے اختیار میں نہیں اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس ان دنوں میں نمازوں کو سنواریں اور دعاؤں میں دن رات گذاریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ جلسہ کے دنوں میں سلام کو رواج دیں اور یہ بھی پیار و محبت بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ایک بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ کی خدمت کرنے والے مختلف طبقات کے لوگ ہیں ان میں بہت پڑھے لکھے بھی ہیں کم پڑھے لکھے بھی ہیں۔ یہ سب خود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کیلئے پیش کرتے ہیں۔ میں خود بھی انہیں مہمانوں کے خیال رکھنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں لیکن اگر کسی کے ساتھ اونچ نیچ ہو جائے تو تحمل اور برداشت سے کام لینا چاہئے۔ ٹریفک کا مسئلہ ہو یا کھانے پینے کا مسئلہ ہو یا سیکورٹی کا مسئلہ ہو یہ سب ایسے امور ہیں کہ اس میں مہمانوں اور میزبانوں کو تحمل اور برداشت سے کام لینا ہوگا۔ اگر بھول چوک کی وجہ سے مہمان نوازی میں کوئی کمی رہ جائے تو بجائے غصہ کے یہ مدنظر رکھیں کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اس موقع پر حضور انور نے بینن (افریقہ) کے نئے احمدیوں کی مثال پیش کی جنہیں جلسہ میں کسی وجہ سے کھانا بروقت نہیں مل سکا تھا اس پر انہوں نے معذرت کرنے والوں سے یہ کہا کہ انہیں کھانا وقت پر نہ ملنے سے کوئی تکلیف نہیں، انہیں تو جلسہ کا حقیقی مقصد حاصل ہو گیا ہے۔ ہمیں نئے احمدیوں کی ایسی مثالوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اس طرح انتظامی طور پر ہر شخص اپنے ماحول پر نظر رکھیں کوئی اجنبی اور مشکوک چیز اگر آپ دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں کوئی شخص اپنی چیز چھوڑ کر اٹھتا ہے تو اس کو توجہ دلائیں۔ سیکورٹی والے بھی اس طرف نظر رکھے۔ کوئی عورت جلسہ گاہ (مستورات) میں اپنے منہ کو ڈھانک کر نہ بیٹھے اور صفائی کا خیال رکھیں اور ان ہدایات کو بغور پڑھیں جو جلسہ کی انتظامیہ کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے اور جلسہ میں شامل ہونا سب کیلئے باعث برکت ہو۔

☆☆☆